

فروری 2017

شماره نمبر 17

دین اسلام کے چار اساس  
قرآن سنت اجماع قیاس

اہل السنّت والجماعت علماء دیوبند  
کے مسلک، عقائد و نظریات کے امین

ماہنامہ

# ترجمان احناف پاکستان



مناظر اسلام  
حضرت مولانا مفتی محمد ندیم صاحب حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ

عبدالرحمن عابد

0333-3300247

نوجوانان احناف طلباء دیوبند پشاور پاکستان

# ہمارے ویب سائٹ

انٹرنیٹ استعمال کرنے والے حضرات متوجہ ہوں!

مناظر اسلام وکیل احناف ترجمان علامہ دیوبند حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی الحنفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، کے پر جوش بیانات، پروکرامات، مناظرے م اہل باطل کے شکوک و شبہات کے مدلل جوابات اور اہل السنّت والجماعت عملاء دیوبند کے صحیح عقائد و نظریات

نوجوانان احناف کے مندرجہ زیریک ویب سائڈز سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

1 یوٹیوب اور ڈیلی مشن سے مندرجہ زیریل پتہ پر جائیں۔

Mufti nadeem (۳) Arzumand Saad (۲) Nojawananeahnaf (۱)  
2۔ ویب سائڈ سے مندرجہ زیریل پتہ ڈائل کریں۔

Mufti nadeem (۳) Arzumand Saad (۲) Jumatulahmaf (۱)  
3۔ فیس بک سے مندرجہ زیریل پتہ پر جائیں۔

Nojawananeahnaf (۲) مفتی ندیم محمودی حنفی (۳) ترجمان احناف پشاور پاکستان  
RazaKhanifitna (۵) AllamaSajidKjKhanNaqashbandi (۴)

4۔ گوگل سے ڈائل کریں۔  
Www.muftinadeem.com

نوٹ: جو حضرات بذریعہ ای میل مضامین بھیجنا چاہتے ہیں وہ اس ای میل کے رارسال کریں

**Abdurrahman00274@gmail.com**

رسالہ نیٹ پر پڑھنے کے لئے مندرجہ زیریل فیس بک ویب سائٹ پر دیکھیں

ترجمان احناف پشاور پاکستان Nojawanan E Ahnaf

# ماہنامہ ترجمان احناف پاکستان

بیاد

امام اہل السنۃ، محدث اعظم  
ترجمان علماء دیوبند شیخ الحدیث حضرت مولانا

محمد سرفراز خان  
صفدر

فاتح ملت، سیف اللہ علیٰ اعداء اللہ  
حضرت مولانا  
منظور احمد نعمانی

امین ملت، امام المناظرین  
حضرت مولانا  
محمد امین صفدر  
اکاڑوی

شیخ الفصاحت، فخر الحثین  
شیخ الحدیث صاحب  
حضرت مولانا محمد ادریس مدظلہ

زیر سرپرستی

زنگرانی

پیر طریقت  
رہبر شریعت  
حضرت مولانا محمد صالح مدظلہ صاحب

مناظر ملت، محقق اہل سنت والجماعت  
شیخ الحدیث صاحب  
حضرت مولانا محمد گل وہاب مدظلہ

مجلس مشاورت

حاجی جمیل صاحب

مفتی محمد ندیم محمودی حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ

علامہ ساجد خان صاحب حفظہ اللہ

نائب مدیر

مجلس ادارت

مولانا آرزو مندر سعد معلم عبدالرحمن عابد مفتی غلام حسین مفتی کفایت اللہ الشیخ روح اللہ

مفتی اکبر علی حقانی مفتی فیض الحسنین حقانی مفتی طیب الرحمن حقانی مولانا شاہ منصور

سالانہ: 360 روپے

قیمت فی شمارہ 30 روپے

بالمقابل مسلم بینڈز سکول دلہ زاک روڈ یوسف آباد پشاور

0333-3300274 / 0346-9366805

نوجوانان احناف طلباء دیوبند پاکستان

# فہرست مضامین



رحمۃ الباری کا تعاقب

۳

متعلم عبدالرحمن عابد



ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی

۷

مولانا امداد اللہ سائل یار



احناف پر تحریفات کے الزامات کا مسکت جوابات

۱۱

عطاء الرحمن عابد



ظاہر میں خدا ہونے کی وضاحت

۱۴

(مفتی) محمد ندیم صاحب (حفظہ اللہ)



مرزا قادیانی غیر مقلد تھا

۱۷

مولانا غلام حسن درویش



توحید اور منہج سلفیت کے ٹھیکیدار و دعویدار

۲۱

مولانا امداد اللہ سائل یار



حکیم طارق چغتائی کا فتنہ

۲۶

مولانا دوست محمد قندھاری نقشبندی



صحیح بخاری میں فقہ حنفی کے مسائل

۴۱

رب نواز، دارالعلوم فتیہ احمد پور شرقیہ



مودودی..... گمراہی کے اسباب

۴۶

ابوصہیب محمد سراج حقانی



عمار خان ناصر کی من مانیوں

۴۹

وقار چیمہ



## رحمۃ الباری کا تعاقب

غیر مقلد کی علمیت

بجواب

مقلد کی علمیت

غیر مقلد نے یہ عنوان ”قہر کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور مقلد کی علمیت“ قائم کر کے چند حوالے دیئے ہیں۔ بعد ازیں لکھتے ہیں کہ

”تو قارئین کرام یہ ساری تحقیق دیکھنے کے بعد حنفی دیوبندی مذہب کے وکیل مفتری ندیم کو داد دیجئے کہ وہ کہاں تک علم کا دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ وہ تو قہر الباری سے غضب اور غصہ لیتا ہے حالانکہ اس جملے (قہر الباری علی امین اللہ البشاوری) کا معنی بنتا ہے اللہ باری تعالیٰ کا غلبہ شیخ امین اللہ پشاوری پر۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق پر قاہر یعنی غالب ہے۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں ”وہو القاهر فوق عباده“ مذکورہ آیت کے نیچے استاد المفسرین علامہ سید عبدالسلام الرسمتی السلفی حفظہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر احسن الکلام دیکھیں..... تو معلوم ہوا کہ اس عموم سے تخصیص کا کوئی فائدہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ اس مفتری پر غالب نہیں ہے؟! [صفحہ ۱۲، ۱۳]

حنفی! داعشی غیر مقلد کا اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ ”قہر“ کا معنی غلبہ ہے، اور اس کے ثبوت میں لغات کی چند حوالہ دیگر یہ واویلا شروع کیا ہے کہ ”قہر“ کا معنی ”غضب و غصہ“ لینا صحیح نہیں ہیں۔

یہ غیر مقلدین کی عادت ہے، جب ان کو کوئی حوالہ نہ مل جائے یا اپنی کوئی جھالت ہو تو پھر جلدی سے اعتراضات فاسدہ شروع کرنے لگ جاتے ہیں۔ مشہور مقولہ ان پر بالکل صادق

آتی ہیں کہ ”الناس اعداء لما جہلوا“

”قہر“ کا معنی ”غضب و غصہ“ اور کتابوں کو تو چھوڑ کر..... کم از کم اپنے ہی فرقے کی کتابوں سے اگر اس کا معنی دیکھتے تو آج اتنی ذلت مقدر میں نہ بنتی..... آپ نے مجھے جو تفسیر ”احسن الکلام“ کا مطالعہ کی ترغیب دی ہیں۔ اُس میں میں آپ کو ”قہر“ کا معنی ”غصہ“ سے دکھلاؤں گا۔ انشاء اللہ..... لیکن حوالہ دینے سے پہلے میں آپ کو یہ مشہورہ دھونگا کہ آپ اپنے دل سے تعصب و غیر مقلدیت بدون اجتہاد جیسے مرض اتار کر انصاف پسندی سے حوالہ ملاحظہ کیجئے تاکہ آپ کو حق نصیب ہو جائیں!

یہی آپ کے استاد المفسرین عبدالسلام الرستمی صاحب احسن الکلام میں ”فاما الیتیم فلا تقهر“ کا معنی یوں کرتا ہے پشتو میں ”نو ہر چہ یتیم دے نو قہر (غصہ ورتہ مہ کوہ“ ترجمہ: سو جو یتیم ہے تو اس پر قہر (غصہ) مت کر..... اور اسی طرح نیچے تشریح میں بھی یوں لکھتا ہیں ”فلا تقهر“ قہر غصہ کوں“ [تفسیر احسن الکلام جلد ۹ صفحہ ۳۴۸ تحت سورۃ الضحیٰ آیت ۹]

یعنی ”قہر“ کا معنی غصہ کر کے اس داعشی غیر مقلد کے منہ پر زور دار طمانچہ مارا..... بھئی! اس کتاب کی تو آپ مجھے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہوں جبکہ یہ تو خود اس کا تقاضا کر رہا ہے کہ آپ خود مطالعہ کرو تا کہ آپ کی جہالت مزید رسوائی میں نہ پڑھے..... آگے دیکھئے.....

(۲) آپ کے خود ساختہ مجتہد العصر امین اللہ پشاوری غیر مقلد بھی ”قہر“ کا معنی ”غصہ“

کرتا ہے چنانچہ یہی آیت مذکورہ کا معنی یوں کرتا ہے

”نو ہر چہ یتیم دے نو قہر (غصہ) ورتہ مہ کوہ“

ترجمہ: سو جو یتیم ہے تو اس پر قہر (غصہ) مت کرو.....  
دیکھتے جائیے

(۳) امین اللہ غیر مقلد ہی دوسری کتب میں لکھتے ہیں ”پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ان کی جرموں کی وجہ سے حرام قرار دیا قہراً“ [حکمت القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹]  
بتاؤ جی ”قہر“ کا معنی غلبہ کرو گے یا غصہ.....؟

(۴) یہی آپ کے مجتہد العصر (فی الافتراءات) امین اللہ غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ”یہ رسول اللہ ﷺ کا بہت حکیمانہ طریقہ تھا کہ تائب اور نادم کو کچھ نہ کہتا۔ اور غافل کو ”قہر“ کر لیتا“ [الحق الصریح جلد ۷ صفحہ ۴۱۹]

کچھ مزہ آیا کہ نہیں.....؟ یا کہ ادھر بھی غصہ کا معنی نہیں آتا.....

(۵) سید علی حسن خان بن نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں ”تب آپ نے فرمایا میں تم کو آنے والے وقت سے یعنی قہر الہی اور عذاب آخرت سے ڈراتا ہوں..... الخ“ [ماثر صدیقی حصہ اول صفحہ ۹]

داعشی غیر مقلد.....! شرم سے بلکہ جھالت سے ڈوب مرو.....!

(۶) عبدالقادر حصاری غیر مقلد ایک شعر نقل کرتے ہیں  
”جہاں دے دل مہراں جڑیاں ازلی قہر الہوں..... الخ“ [فتاویٰ حصاریہ جلد ۴ صفحہ

[۵۹۲]

کیا یہاں بھی غلبہ کا معنی کرو گے.....؟!

(۷) یہی شعر حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی غیر مقلد نے بھی لکھی ہیں۔ دیکھیے [احوال

الآخترہ صفحہ ۳۲، اسلامی اکادمی]

(۸) عبدالقادر حصاری لکھتے ہیں ”حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس کی تکذیب کرنا

اور اس کی استہزا کرنا کفر ہے اور موجب عتاب و قہر الہی ہے“ [فتاویٰ حصار یہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰]

(۹) ابو الاشبال احمد شاغف صاحب لکھتے ہیں ”شیدائی سنت کے لئے نعمت الہی

اور احسان باری ہے اور دشمنان سنت نبویہ کے حق میں قہر الہی اور غضب باری ہے“ [مقالات

شاغف صفحہ ۲۳۵]

آگے بھی گنو..... (۱۰) عطاء جنجوعہ غیر مقلد ایک حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”آپ

ﷺ نے رب کریم سے التجا کی۔ اے اللہ میری قبر کو بت یا مجسمہ نہ بنانا کہ اسکی عبادت کی جانے

لگے۔ اللہ کا قہر اور غضب ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا“]

ہفت روزہ الاعتصام لاہور جلد ۶۸ صفحہ ۱۰ شمارہ نمبر ۲ جنوری ۲۰۱۶]

گنتے جاؤ بھائی..... (۱۱) امین اللہ پشاور کے مدرسے کا مہتمم عبداللہ فانی غیر مقلد لکھتا ہے ”جو

شخص اپنا قہر اور غصہ کو کنٹرول کرے..... الخ [ریاض الجنۃ صفحہ ۳۷۶]

(۱۲) ابو حامد فضل ربی عمر صافی صاحب غیر مقلد لکھتا ہیں ”اس غم کے ابتداء اور شروع

غصہ اور ”قہر“ سے ہوتا ہے..... الخ [شیطان نہ دبیچ کیدلو علاج او طریقہ

صفحہ ۱۳۶]

جاری.....

مولانا امداد اللہ سائل یار

## مولانا احمد رضا خان کی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان نے اپنی چلبلی طبیعت کی وجہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کر دی وہ فحش زبان استعمال کی کہ کوئی شریف انسان اپنی ماں کے بارے میں اس قسم کی شرمناک بات نہ کر سکے گا، چہ جائیکہ اس ماں کے بارے میں جو تمام مومنین کی ماں ہیں اور جن کی عزت پر کروڑوں ماؤں کی عزتیں نچھاور کی جاسکتی ہیں مولانا احمد رضا خان حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں لکھتے ہیں

تنگ و چست ان کا لباس ان کا لباس اور جو بن کا ابھار  
مسکی جاتی ہے قبا سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑھتا ہے جو بن مرے دل کی صورت

کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر (حدائق بخشش ۳/۳۷)  
سلیس ترجمہ: آپ اتنا چست و تنگ ٹیڈی لباس پہنتی تھیں کہ قبا سے لیکر کمر تک بالکل کھینچ جاتی تھی، گویا ابھی پھٹی کی پھٹی جوانی کا ایسا ابھار تھا کہ سینہ اور پہلو اور کپڑے سے باہر ہوئے جاتے تھے [العاذ باللہ]

بریلوی لوگ جب اس کے جواب سے عاجز آ جاتے ہیں اپنے عوام کو مغالطہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ حقائق بخشش و حصوں میں مکمل ہے اس کا کوئی تیسرا حصہ نہیں،

یہ لوگوں نے اپنی طرف سے کھڑا کیا ہے، یہ بات ہر گز صحیح نہیں ہے، کچھ چھوی صاحب کے صاحبزادے کے مدنی میاں ممبئی سے ایک ماہنامہ المیزان نکالتے ہیں، ادارہ المیزان نے ۱۹۷۲ء میں اس کا امام رضا نمبر نکالا تھا، اس کے صفحہ (۲۷۷، تا ۲۵۳) پر حدائق بخشش سوم کے کئی

مولانا امداد اللہ سائل یار

## مولانا احمد رضا خان کی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان نے اپنی چلبلی طبیعت کی وجہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کر دی وہ فحش زبان استعمال کی کہ کوئی شریف انسان اپنی ماں کے بارے میں اس قسم کی شرمناک بات نہ کر سکے گا، چہ جائیکہ اس ماں کے بارے میں جو تمام مومنین کی ماں ہیں اور جن کی عزت پر کروڑوں ماؤں کی عزتیں نچھاور کی جاسکتی ہیں مولانا احمد رضا خان حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں لکھتے ہیں

تنگ و چست ان کا لباس ان کا لباس اور جو بن کا ابھار  
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑھتا ہے جو بن مرے دل کی صورت

کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر (حدائق بخشش ۳/۳۷)  
سلیس ترجمہ: آپ اتنا چست و تنگ ٹیڈی لباس پہنتی تھیں کہ قبا سر سے لیکر کمر تک بالکل کھینچ جاتی تھی، گویا ابھی پھٹی کی پھٹی جوانی کا ایسا ابھار تھا کہ سینہ اور پہلو اور کپڑے سے باہر ہوئے جاتے تھے [العاذ باللہ]

بریلوی لوگ جب اس کے جواب سے عاجز آ جاتے ہیں اپنے عوام کو مغالطہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ حقائق بخشش دو حصوں میں مکمل ہے اس کا کوئی تیسرا حصہ نہیں،

یہ لوگوں نے اپنی طرف سے کھڑا کیا ہے، یہ بات ہر گز صحیح نہیں ہے، کچھ چھوی صاحب کے صاحبزادے کے مدنی میاں ممبئی سے ایک ماہنامہ المیزان نکالتے ہیں، ادارہ المیزان نے ۱۹۷۲ء میں اس کا امام رضا نمبر نکالا تھا، اس کے صفحہ (۴۴۷، تا ۴۵۳) پر حدائق بخشش سوم کے کئی

حوالے موجود ہے پہلے دو حصوں کے پبلشر نے کتاب کو مکمل ظاہر کرنے کے لئے پہلے دو حصوں پر حدائق بخشش مکمل لکھ دیا ہے تو یہاں ایک تاجرانہ ہوشیاری ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ حدائق بخشش سوم لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑی ہو مولانا احمد رضا خان کے اس کلام کو ترتیب دینے والے مولانا محبوب علی صاحب، مولوی حشمت علی لکھنوی کے حقیقی بھائی اور بریلوی جماعت کے ممتاز عالم دین تھے، حدائق بخشش حصہ سوم کو مغالطین کی اختراع بتلانا بریلوی کا ایک شرمناک جھوٹ ہے مولوی محبوب علی صاحب نے مولانا احمد رضا خان کے کلام اس کے حصہ کو بڑی احتیاط سے جمع کیا تھا

ناظرین کرام غور کیجئے.....!

کیا اس ستم کیس میں جب وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا ایمان اور حیا باقی تھی، علماء کو یہی زبان ہوتی ہے بریلوی کے یہاں معمولی غلطی ہے.....!

بریلوی کا مایہ ناز مفتی مظہر اللہ صاحب کا جواب مسلمانوں کے زخموں پر اور نمک پاشی کر رہا ہے، آپ لکھتے ہیں اس معمولی غلطی کو شرعاً قابل گرفت نہیں، کیا ان (حضرت عائشہؓ) کو ذات کریمہ معاف نہ فرمائے گی اور فرض کیجئے وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ؟ کہ یہ معاملہ ایک خطا کا ریٹے اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے، جس پر کروڑوں ماؤں کے اشفاق بے پایاں نثار، پھر یہ معاملہ قیامت کا ہے، دنیوی احکام تو توبہ پر ختم ہو جاتے ہیں (فتاویٰ مظہری ۳۸۸)

مفتی صاحب! یہ معاملہ صرف گستاخ بچے کی ماں کی نہیں، سب مسلمانوں کی ماں ہے، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ کیا یہی چاہتے ہیں بریلوی جو چاہیں کریں، مسلمانوں انہیں کچھ نہ کہیں؟

یاد رکھیے مسلمان بریلویوں کی ان گستاخیوں کا ضرور نوٹس لیں گے، آپ کا جواب عذر گناہ بدتر از گناہ کی بدترین مثال ہے۔

حدائق بخشش سوم کا تعارف:

ماہنامہ المیزان بمبئی کے احمد رضا خان نمبر میں ہے:

حدائق بخشش سوم مرتبہ مولانا محمد محبوب علی خان صاحب قادری برکاتی رضی پرلیس،

ریاست ناہ ۱۳۴۲ [المیزان احمد رضا نمبر ۸۴۴]

مولانا احمد رضا خان ۱۳۴۰ میں فوت ہوئے، اس کے دو سال بعد ان کے خادم خاص مولانا محبوب علی خان نے ان کا وہ کلام جو حدائق بخشش کے پہلے دو حصوں میں نہ آ سکا تھا مرتب کر کے شائع کیا، ڈاکٹر علامہ اقبال کی کتاب ارمغان حجاز بھی تو ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی تھی اگر اس سے حوالہ ڈاکٹر اقبال کے نام سے دیئے جاسکتے ہیں تو حدائق بخشش سوم کے حوالے مولانا احمد رضا خان کے نام سے کیوں نہیں دے جاسکتے۔

مولانا احمد رضا خان کے ملفوظات بھی تو آخر ان کے عقیدت مندوں کے ہیں مرتب کردہ ہیں

حدائق بخشش سوم محبوب علی خان نے مرتب کر لی تو کیا ستم ہو گیا رہا یہ جواب کہ ممکن ہے مرتب کتاب سے غلطی ہوگئی ہو تو اس کا جواب الجواب حدائق بخشش سوم کے خود مرتب سے سن لیجئے یہ اشعار اعلیٰ حضرت کی بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے [المیزان احمد رضا نمبر

[۴۴۸:

مولانا احمد رضا خان کے صاحبزادوں اور عقیدت مندوں نے کبھی ان گستاخانہ اشعار سے اظہارِ لاف تعلق نہ کیا، یہاں تک کہ اس پر تیس سال گزر گئے اور کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع



ہو گیا اور ام المؤمنینؓ کی شان میں گستاخی اور دریدہ و ہنی اسی طرح رہی اور بریلوی اس کی برابر اشاعت کرتے رہے۔

## غیر مقلدین کا احناف پر تحریفات کے الزامات کا مسکت جوابات

تحریف نمبر ۲: جھوٹا الزام اور اسکی حقیقت: محمد گلاب جندولی غیر مقلد اپنی کتاب

میں لکھتے ہیں ”یہ سنن ابوداؤد میں حدیث کی نص ہے“ بلفظ ”لیسلة“ ابوداؤد کے تمام نسخوں میں جو ۱۳۱۸ سے چھپ چکے ہیں..... یہاں تک کہ ہندوستان میں ابوداؤد بحاشیہ محمود الحسن حنفی (اصل میں محمود حسن ہے ناقل) چھپ گئی، تو حاشیہ میں انہوں نے ”لیلة“ کا ذکر کیا اور یوں بذل الجہود کے حاشیہ میں چھوٹی سی تعلیق چھڑھا کر، اس لفظ کو داخل کیا۔ تبھی متعصبین نے خوش ہو کر اس لفظ کو اصل کتاب میں داخل کیا، انہوں نے یہ سب کچھ اسلیئے کیا کہ حنفی مذہب کی دلیل ثابت کریں کہ تراویح کی تعداد بیس رکعات ہیں [الحق الصریح فی عدد التراویح صفحہ ۷۱ انا شر جامعہ اثر یہ پشاور]

(۲) اور امین اللہ پشوری غیر مقلد کے شاگرد عبدالرحمن السلفی غیر مقلد نے بھی اس مضمون پر صفحات سیاہ کی ہیں، آخر میں لکھتے ہیں ”انصاف والوں کیلئے ایک حوالہ بھی کافی ہے۔ ابو داؤد کے نسخوں میں دیوبندیوں اور بریلویوں نے تحریف کی ہیں بالخصوص محمود الحسن (!!!) دیوبندی حیاتی“ [مسنون تراویح صفحہ ۳۴ و ۳۵] ایسا حوالہ ہر غیر مقلد (الانادر) اپنی کتاب کی زینت بنانے کی کوشش کرتے ہیں.....

حقیقت حال..... ۱۲۹۳ھ کا نسخہ سنن ابی داؤد جو منشی نولکشور میں چھپا ہے۔ اس میں عبارت یوں ہے۔ ”ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جمع الناس علی ابی کعب فکان یصلی لہم عشرين رکعة لیلة ۲۰۳/۱

اب بتاؤ غیر مقلدوں! شیخ الہند استاذ العلماء حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی نور اللہ مرقدہ کی طرف تحریف کی نسبت کرنا بلکہ ۱۳۱۸ھ سے پہلے نسخے میں موجود ہونے کے بعد بھی

آپ لوگوں کی بڑی بے علمی و حماقت نہیں ہے.....!!!

(۲) مشہور ناقد الرجال علامہ ذہبیؒ بھی اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں فرماتے ہیں ”

وفي سنن ابی داؤد یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فی قیام رمضان فکان یصلی بهم عشرين رکعة“]

سیر اعلام النبلاء جلد ۱ صفحہ ۱۰۰، بتحقیق علامہ شعیب الارناؤوط و

حسین الاسد [

بتایا جائے محمود حسن علامہ ذہبی سے پہلے گزر چکے ہیں یا کہ بعد میں؟ کہ شیخ الہند کو

”تحریف کے موجود“ قرار دیتے ہو!!؟ یہ صرف علماء دیوبند (تو اللہ وجوہ ہم یوم القیامۃ) سے دشمنی ہے نہ کہ احادیث کی خدمت.....! تفکر.....!!

(۳) اس حدیث بالا کی تخریج میں محشی لکھتے ہیں ”سندہ منقطع، اخرجه ابو داؤد)

(۱۴۲۹) فی الصلوٰۃ باب القنوت فی الوتر من طریق شجاع بن مخلد عن

هشيم عن یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی

ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرين رکعة“ [سیر/۳۷]

کہ اس کی سند منقطع ہے اس کو ابو داؤد نے اخراج کیا ہے باب القنوت فی الوتر میں

بذریعہ شجاع بن مخلد عن هشیم عن یونس بن عبید عن الحسن کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت

ابی ابن کعبؓ پر وہ لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے“

(۴) محمد بن قدامة (المتوفی ۶۲۰ھ) لکھتے ہیں لما روی عن الحسن ان عمر

جمع الناس علی ابی ابن کعب فکان یصلی لهم عشرين ليلة [المغنی ۵۸۵/۲]

اس کے محشی نے اقرار کیا ہے کہ اصل میں ”رکعة“ تھا چنانچہ ”لیلة“ پر تین لگا کر حاشیہ

میں لکھا ہے ”فی الاصل رکعة“، یعنی اصل نسخہ میں ”رکعة“ تھا۔ یعنی محشی نے خود اقراری صورت میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور متن حدیث کو بدلا ہے.....!

تو معلوم ہوا کہ ابن قدامةؒ بھی ”عشرین رکعة“ کے قائل تھے.....

(۵) امام ابن کثیر الشافعی (المتوفی ۷۷۴ھ) بھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ”ان عمر

جمع الناس علی ابی فکان یصلی بهم عشرین رکعة و رواہ ابو داؤد / الخ [جامع المسانید والسنن جلد ۱ رقم الحدیث ۲۶، دار الفکر]

(۶) الشیخ محمد علی الصابونی صاحب نے بھی یہ حدیث ”رکعة“ کے ساتھ ابو داؤد کے

حوالے سے نقل کی ہے دیکھئے [الهدی النبوی الصحیح فی الصلوة التراویح صفحہ

[۵۴]

(۷) اسی طرح حافظ ولی الدین عراقی (المتوفی ۸۲۶ھ) جیسے محدث بھی اس حدیث کو

بحوالہ ”ابو داؤد“ سے عشرین رکعة سے نقل کرتے ہیں [الاطراف باوہام الاطراف صفحہ ۳۴]

اب بتاؤ! کیا ان حضرات و اکابرین امت نے بھی تحریف کی ہیں.....؟

العیاذ باللہ۔ یا یہ حضرات شیخ الہندؒ کے بعد گزرے ہیں.....؟؟؟

(مفتی) محمد ندیم صاحب (حفظہ اللہ)

ایک غیر مقلد کے خط کا جواب

## ظاہر میں خدا ہونے کی وضاحت

ایک غیر مقلد نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے حوالے سے لکھا ہے:

اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے، اس کو برزخ البرازخ کہتے ہیں۔

وضاحت: غیر مقلد نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی جو عبارت نقل کی ہے، اس

سے پہلے عبارت یوں ہے:

اور اس کو خلق معدوم محض اور خدا موجود مطلق معلوم ہوتا ہے، اور خدا کے علم کے ذریعہ سے اپنے آپ کو مطلق قید میں آیا ہوا تصور کرتا ہے، اور قیود کی وجہ سے اپنے کو بندہ سمجھتا ہے، اور کہہ اٹھتا ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.....

غیر مقلد کی ذکر کردہ عبارت اور اس مذکورہ عبارت کو ملا کر پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے قول: ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ بندہ درحقیقت خدا بن جاتا ہے، بلکہ حاجی صاحبؒ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ: آدمی ریاضات و مجاہدات کرتے کرتے جب دنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ اپنی ہستی (انا) کو بھی اللہ وحدہ لا شریک کی ہستی کے سامنے بالکل معدوم سمجھنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بن جاتا ہے اور اس کے جسم سے کوئی عمل بھی اللہ کی رضا اور منشاء کے بغیر صادر نہیں ہوتا۔ اور حاجی صاحب کا یہ قول مشہور حدیث قدسی سے مأخوذ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاکون انا سمعہ الذی

يسمع به و بصره الذى يبصر به لسانه الذى ينطق به و قلبه الذى يعقل به ، فاذا دعانى اجبته سألنى اعطيته واذا استنصر نى نصرته [مجمع الزوائد جلد ۲

صفحہ ۲۴۷

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ عقلمندی حاصل کرتا ہے، جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں، جب وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو وہ عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مدد حاصل کرتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔

اب اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ بندے کے کان، آنکھ وغیرہ اعضاء درحقیقت اللہ کے اعضاء بن جاتے ہیں، نہیں! بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اعضاء سے اللہ کی مرضی و منشا کے بغیر کوئی عمل صادر نہیں ہوتا۔ بظاہر اعضاء سے اللہ کا محبوب بندہ افعال سرانجام دے رہا ہوتا ہے، جبکہ باطن میں یہ سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہوتا ہے اسی نکتہ کو حاجی صاحبؒ ”ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا“ ہونے سے تعبیر کر رہے ہیں۔ لیکن غیر مقلد اس سیدھی سی بات کو بھی خواہ مخواہ غلط رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اور پھر حاجی صاحبؒ نے تو صرف بندے کے باطن میں کا ہونا کہا ہے، جبکہ نامور غیر مقلد عالم مولانا محمد حنیف ندوی ہر ہر شے کے باطن میں خدا ہونے کی تصریح کر رہے ہیں۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

جاری و ساری خدا سے مقصود کی ہے کہ نہ تو تخلیق و آفرینش کا یہ تماشا ایسا ہے جو صرف

اس کے حدود علم و تصور ہی کے اندر جلوہ فگن ہو، اور ہر طرح کی مصروفیت اور خارجی وجود سے محروم ہو اور نہ اس کی حیثیت ایسے صانع و مصنوع کی ہے کہ جن کو زمان و مکان کے فاصلوں نے جدا جدا اور الگ کر رکھا ہو۔ بلکہ اس کی حیثیت ایسے داخلی عناصر، ایسے باطنی کارفرما اور نفس شے میں داخل و نہاں تحقیقی جوہر کی ہے جو باہر رہ کر نہیں بلکہ ہر شے کی رگ و پے میں سماک اور اندر رہ کر تربیت و پرورش کے کار عظیم کو انجام دینے میں مصروف ہے۔ [عقلیات ابن تیمیہ صفحہ ۳۰۹]

نیز حاجی صاحبؒ نے تو صرف باطن میں خدا ہونے کا کہا ہے جب کہ غیر مقلدین کے مجدد اور محقق نواب صدیق حسن خان نے دعویٰ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں بھی تمام موجودات اور افراد ممکنات میں موجود ہیں اور نمازیوں کی ذات (باطن) میں آپ حاضر ہوتے ہیں [مسک الختام فی شرح بلوغ المرام صفحہ ۲۴۴]

اب دیکھتے ہیں کہ غیر مقلد، مولانا ندوی صاحب اور نواب صاحب پر کیا فتویٰ صادر کرتے ہیں

.....؟ دیدہ باید

**مکتبہ ختم نبوت**

حضرت شیخ محمد صالح بن عبد اللہ بن عبد الوہاب رحمہ اللہ علیہ کے علم و فضل سے مستفاد ہو کر اس مکتبہ کے زیر اہتمام اسلام آباد سے حضرت علامہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کی گئی ہے۔

اسلام آباد کے علامہ صاحب ہیں ان کا یہ ہے کہ ان کی تصانیف بارگاہیت و تحباب ہیں

0312-9880001  
طالب علم محمد وقاص نقی  
0312-9594561

کیوزنگ اور بڑا رنگ کی  
سہولت بھی موجود ہے

زیر سرپرستی  
مولانا سید محمد انور صاحب

Waqashanfi39@gmail.com

A-2 عبدالغنی پلازہ، اردو بازار محلہ چنگی پشاور

**دینی کتابوں کے علاوہ**

پینا فلیکس  
مہر  
کمپوزنگ  
کیوزنگ  
پیدا کی کارڈ  
بی بی کی کارڈ  
شہد

اسکے علاوہ ختم نبوت کے تمام تشہیری مواد دستیاب ہے

مولانا غلام حسن درویش

دوسری قسط

## مرزا قادیانی غیر مقلد تھا

ایک اعتراض اور بھی اس غیر مقلد نے اپنی کتاب (رحمت الباری) میں درج کیا ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو حنفی المذہب قرار دیتے تھے.....

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ اس غیر مقلد نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے کہ ”اکثر علماء کے ساتھ یہ لاحقہ (حنفی، شافعی وغیرہ، ناقل) دوسرے لوگوں نے لگائے ہیں انہوں نے خود اپنے آپ کو حنفی شافعی وغیرہ نہیں کہا بلکہ ہر مذہب والے نے اپنا نمبر شمار بڑھانے کیلئے بڑے علماء کو اپنی پارٹی میں شامل کر لیا.....“

تو قادیانی نے بھی مذکورہ حوالے میں اپنے آپ کو حنفی کہنا ثابت نہیں بلکہ کسی اور نے یہ حنفیت کا نام چسپاں کیا ہے، جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے کہ ”مولوی محمد لاہوری مرزائی نے لکھا..... الخ“

فلہذا یہ خود آپ کے اصول کے مطابق بھی حنفی نہیں ہے،

ثانیاً: آپ نے خود اقرار بھی کیا ہے کہ کوئی حنفی شافعی وغیرہ سے مقلد نہیں ہوتا دیکھئے

رحمۃ الباری صفحہ ۱۸۲)

فلہذا آپ ہی کے اقرار سے مرزا قادیانی ملعون مقلد نہیں بلکہ پکا غیر مقلد تھا (جیسا کہ اسماعیل سلفی صاحب کے حوالے سے گزرا)

ثالثاً: یہ ایک وقت تھا کہ خود غیر مقلدین بھی اپنے آپ کو وہابی وغیرہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ بلکہ خود غیر مقلدوں نے اپنے آپ کو وہابیت سے بیزار ہونے کا اعلان کیا بلکہ خود تقیہ و ہابیت کی تردید میں نواب صدیق حسن نے مستقل کتاب لکھی بنام ”ترجمان وہابیہ“ اور امرتسری صاحب



وغیرہ نے اپنے اخبارات و رسائل میں بھی عارضی طور پر ”وہابیت“ کا بایکٹ کیا۔ اور انگریزوں نے اپنے فرقے کے اہلحدیث نام الاٹ کروایا۔ بلکہ اس زمانے میں خود غیر مقلدین نے اپنے آپ کو ”حنفی“ کہلانے کی جسارت کی، جیسا کہ حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں ”اور خاکسار خود اس مشورہ پر عمل کر چکا ہے، مجھ سے میرا کوئی مذہب پوچھتا ہے تو یہی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں“ [اشاعت السنۃ جلد ۲۱ نصیحت نمبر ۳ صفحہ ۷۷]

اور عبداللہ روپڑی صاحب غیر مقلد بھی اسکے قائل تھے کہ بٹالوی صاحب اپنے آپ کو حنفی کہہ رہے تھے [فتاویٰ اہلحدیث]

بلکہ بٹالوی صاحب تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ ”حضرت وشینا و شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے تھے“ [اشاعت السنۃ جلد ۲۱ نصیحت نمبر ۳ صفحہ ۷۷]

اسی طرح ہمارے ساتھ غیر مقلدوں کے کئی حوالہ جات ہیں جو کہ ہم یہاں سارے ذکر نہیں کر سکتے ہمارا اس موضوع پر مستقل کتاب کا ارادہ ہے اگر اللہ نے چاہا تو وہاں تفصیلاً بات ذکر کیا جائے گا انشاء اللہ۔

پھر غیر مقلد اپنی غیر مقلدانہ کروت سے مجبور ہو کر علمائے دیوبند [کثر اللہ امثالہم] کو ختم نبوت کے منکر کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور قطع و برید سے چند عبارات نقل کی ہے، جسکی جواب حاضر خدمت ہے بتوفیق اللہ تعالیٰ!

اعتراض: قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ: تو یہاں ختم کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا جو دھوکہ دینا ہے، [خطبات ۱/۳۹]

جواب: واقعی نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس غیر مقلد نے یہ بات

زیر علیزئی غیر مقلد سے چراتی ہے، اور زیر علیزئی کو خود غیر مقلدین نے عقل سے فارغ کر دیا۔ تو جیسا زیر علیزئی غیر مقلد نے یہ بات اپنی کتاب میں لکھی ہے [بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ ۲۶] تو اسی طرح اس غیر مقلد نے بھی آنکھیں بند کر کے لکھ ماری ”قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے..... الخ“ [خطبات حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کی ذاتی تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی تقاریر کا مجموعہ ہے، جس کو قاری محمد ادریس ہوشیار پوری نے جمع و ترتیب کیا ہے۔

فہذا یہ بات اس غیر مقلد کی جھوٹ کے ساتھ ساتھ جھالت پر مبنی ہوئی.....!!

ثانیاً: اس غیر مقلد نے یہ اپنی میراثی عادت کے موافق ادھورا اقتباس نقل کیا ہے ہم یہاں بات پوری نقل کرینگے جس سے عقلمند قارئین کو خود معلوم ہوگا کہ آپ نے ختم نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ بڑے احسن انداز میں اس مسئلہ کو واضح کیا ہے چنانچہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ختم نبوت کو ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

”اور ایک میری (رسول اللہ ﷺ کی) نبوت قیامت تک کافی ہوگی، اس کیلئے آتے رہیں گے، اس میں سے وہ نور چھنتا رہے گا، چمکتا رہے گا، دنیا کو روشنی ملتی رہے گی، نبوت کو اس لئے ضرورت نہیں کہ سارے درجات میرے اوپر ختم ہو گئے، تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دناں جو دھوکہ دینا ہے، نبوت مکمل ہوگی، وہی کام دے گی، قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہوگئی، دنیائی میں اندھیرا پھیل گیا، نہ علم رہا، نہ اخلاق رہے تو یہ معنی نہیں، اس لئے دھوکے میں نہ پڑھا جائے، ختم نبوت کے معنی قطع کے نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں، آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آپ ﷺ پر مراتب نبوت ختم ہو گئے“ [خطبات حکیم الاسلام ۶۷/۲]

قارئین کرام! یہ تھی وہ پوری عبارت، جس سے غیر مقلد اپنی عادات سے مجبور ہو کر درمیان کی غیر مربوط عبارت نقل کر کے یہ دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قاری طیب صاحب ختم نبوت کے منکر ہے!!!؟

عقلمند اور ہوشیار حضرات صرف اس اقتباس بالا کو پڑھ کر غیر مقلدین کے خیانت کو خود بخود سمجھینگے ان شاء اللہ۔

اگر علماء دیوبند ختم نبوت کے منکرین ہو گئے العیاذ باللہ تو پھر ختم نبوت کرنے والے اور کون ہوگا.....!!!؟ فی اللجب.....!!!

### غبار خاطر

ایک ماہ اور چند روز میں کئی بڑے سانحات

(۱) حضرت الحاج محترم جناب بھائی محمد مشتاق صاحب رحمہ اللہ کا وصال ہوا

(۲) کچھ دن بعد ۷ دسمبر کو ۱۵ دسمبر کو برادر م جنید جمشد شہید رحمہ اللہ تبلیغی سفر سے واپسی میں شہید

ہوئے

(۳) کچھ دن بعد ۲۸ دسمبر بروز بدھ کو برادر م طاہر موٹن شہید رحمہ اللہ (جو کہ علاقائی دعوتی کام

کے اہم ساتھی تھے) کی دعوتی سفر میں شہادت ہوئی اور اسی دن حضرت مولانا فاروق شاہ صاحب رحمہ اللہ جو کہ تبلیغی جماعت کے حلقہ علماء کے اہم فرد تھے)

(۴) حضرت مولانا عبد الہادی صاحب (جو کہ دعوت کے کام کے پاکستان کی شوری کے رکن

تھے) ۷ جنوری رحلت فرما

(۵) رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کی ۱۵ جنوری کو وفات ہوئی

(۶) ابھی ۱۶ جنوری کی رات خبرائی کہ پیر طریقت حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی رحمہ اللہ کی دوران

بیان دل کا دورہ پڑھنے پر وصال ہو گیا اس کے علاوہ ہندوستان و بنگلہ دیش دو عظیم شیوخ الحدیث کی

رحلت ہوئی، لگتا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے، اللہ والے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان

و اعمال کے ساتھ فرما اور ان سب مرحومین کی بالبال مغفرت فرمائے اور کروٹ جنت نصیب فرمائے

آمین ثم آمین یا رب العالمین

قسط نمبر ۱

مولانا امداد اللہ سائل یار

## توحید اور منہج سلفیت کے ٹھیکیدار و دعویٰ دار

مشبہ کے راہ پر اور آپس میں دست و گریبان

(۱) اللہ (خالق) کی مخلوق کے ساتھ مشابہت:

غیر مقلدیت حاضر وقت میں بہت عظیم فتنہ ہے جو کہ عام و سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شکوک و شبہات اور وساوس ڈالتے ہیں، اور خصوصاً صفات باری تعالیٰ مسئلہ جو انتہائی نازک ہیں اُس میں بھی انہوں نے وہ غلو کیا ہے کہ اللہ کی پناہ! ستم بالائے ستم یہ کہ یہ مسئلہ عوام کے درمیان میں بھی لائے ہیں!!

ہم اس مضمون میں ان غیر مقلدین کے تحریرات و نظریات بلکہ اُن حضرات کے بھی تحریرات لائینگے جو اس موضوع پر جمہور اہلسنت والجماعہ کے موقف کے خلاف موقف اختیار کر چکے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ عقائد میں یہ لوگ اتنے اختلاف کے شکار ہیں تو عام فروعی مسائل میں تو ضرور ہونگے۔ اب مختصر اوضاحت حاضر خدمت ہے.....!!

(۱) غیر مقلدین کے ممدوح ابن عثیمین صاحب لکھتے ہیں کہ خالق اور مخلوق کے مابین

کچھ نہ کچھ مشابہت ہے [شرح عقیدہ واسطیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰]

(۲) شیخ عبد الرحمن ناصر البراک صاحب لکھتے ہیں کہ خالق اور مخلوق کے درمیان مطلق

مشابہت کی نفی کرنا درست نہیں (یعنی کچھ نہ کچھ مشابہت ہے) [شرح التدمیر صفحہ ۳۹۰]

(۳) الشیخ الصالح بن عبد العزیز آل شیخ کہتے ہیں کہ خالق کے صفات کا اثبات

درست نہیں مگر مخلوق کے ساتھ کے اصل معنی میں مشابہت کے بغیر (اصل معنی کے اعتبار سے

مخلوق کے مشابہ ہے) [شرح عقیدہ طحاویہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۱]

جبکہ ان سارے حضرات کے برعکس غیر مقلدین کے مایہ ناز عالم ناصر الدین البانی کی زبانی بھی سنئے ”وہ کہتے ہیں کہ اللہ کو مخلوق کے ساتھ مشابہ کرنا کفر ہے“ [التوسل انواعہ و اقسامہ صفحہ ۱۳۲]

ناظرین کرام! غور کرنے کا مقام ہے کہ توحید کے دعویدار کس طرح عقیدہ میں اختلاف کرتے ہیں یہاں تک کہ تین شیوخ اللہ کی مخلوق کے ساتھ مدعی ہے اور دوسرا شیخ اس کو کفر کہتے ہیں، آپ حضرات خود فرماتے ہیں کہ یہ حضرات صفات باری تعالیٰ کے موضوع میں بھی آپس میں دست و گریبان نہیں.....؟؟ بلکہ مزے کی بات تو یہ بھی کہ البانی کے فتوے کی رو سے ان حضرات پر کفر کا فتویٰ بھی لگا.....!!!

## (2) استوی بمعنی جلوس (اللہ کا بیٹھنا) کے بارے میں دست و گریبان

ناظرین کرام! اللہ کے صفات میں ایک صفت ”استوی“ بھی آیا ہے۔ جسکی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے البتہ ہم صرف اسی کی قرأت کر کے گزریں گے اور باقی حقیقت اللہ کی سپرد کردینگے (ترمذی) اس کی تفصیل ہماری آنے والی پشتو کتاب ”صفات باری تعالیٰ اور غیر مقلدین“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن جلوس کی ساری معانیوں کو چھوڑ کر مخلوق کے ساتھ لاحق معنی ”جلوس“ یعنی بیٹھنا“ قابل نظر ہے۔

اب آئیں! اس موضوع پہ ان کے آپس میں دست و گریبان ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن بحث سے پہلے یہ بھی لکھتا ہے چلوں کہ اللہ کے بیٹھنے کی نسبت کس فرقے کا وظیفہ ہے اور اس موضوع پر اکابرین اہل سنت و الجماعت سلف صالحین کیا فرماتے ہیں.....!!!؟

یہودی کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہے [سفر مزامیر الصحاح

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت عرش پر بیٹھے ہوئے ہے (سفر یوحنا 7 صفحہ ۱۵)  
 امام متولی شافعی، کرامیہ و مجسمہ کے عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی بتایا ہے کہ وہ بھی  
 اللہ کے جلوس والے عقیدہ کے قائل تھے [الغنیۃ فی اصول الدین صفحہ ۷۵]

عبدالرحمن بن ناصر شیخ العثیمین وہ بھی جلوس مانتے ہیں [الاجوبۃ السعدیہ صفحہ

[۱۴۷]

مشہور غیر مقلد امام اہلحدیث نواب وحید الزمان غیر مقلد بھی اپنی تفسیر میں بیٹھنے کی  
 نسبت ہے [تفسیر وحیدی صفحہ ۶۲۰]

طالب الرحمن غیر مقلد نے بھی استوی بمعنی جلوس بھی لیا ہے [عقائد علماء دیوبند صفحہ

[۵۵]

جبکہ اس کے برعکس بعض حضرات فرماتے ہیں

کہ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب بمعنی غلبہ لیتے ہیں [فتاویٰ

ثنائیہ صفحہ ۲۰۰]

شیخ فوزان ایک جگہ اپنے ہی قول کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ استوی کی  
 تفسیر کہیں نہیں آیا ہے اور ہم اپنے نفوس سے اس کی تفسیر نہیں کر سکتے [لمعۃ العقائد صفحہ ۳۰۵]

شیخ ابن جبرین فرماتے ہیں کہ سلف الصالحین کے کتابوں میں استواء کی تفسیر جلوس کے  
 ساتھ نہیں آیا ہے جو سلف الصالحین کی طرف یا آئمہ کی طرف جو اس کی نسبت کرتا ہے وہ ان پر جھو  
 ٹ باندھ رہے ہیں۔ [الجواب الفائق]

اور شیخ البانی صاحب نے تو کمال کر دیا سب پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن  
 احادیث میں جلوس کی نسبت اللہ کی طرف آئی ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کے بارے میں

کہا جائے کہ یہ موضوع ہیں [موسوعہ البانی صفحہ ۳۴۳]

ناظرین کرام!! آپ کو دیکھ چکے ہیں کہ سلف صالحین کے منہج کے دعویدار کس طرح عقائد کے باب میں آپس میں اختلاف کا شکار ہو کر ایک دوسرے کے دست و گریبان ہو گئے ہیں، یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ لوگ (غیر مقلدین) اپنے باطل مذہب کی ترویج کے لئے سلف کا نام دھوکے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ سلف صالحین عقائد کے باب میں یک مشت ہیں، اور سلف کے دعویدار ہر عقیدہ میں ان کا آپس میں اختلاف ہے اور یہودیوں کی طرح مجسمانہ عقیدہ رکھتے ہیں، اوپر آپ دیکھ چکے ہیں کہ بعض حضرات جلوس کے قائل ہیں، جبکہ بعض حضرات استواء بمعنی جلوس کی نفی کے ساتھ ساتھ استواء کو جلوس کے معنی میں لینے والوں پر سخت رد کرتے ہیں اور ان احادیث کو موضوع کہہ دیتے ہیں جس سے یہ لوگ ناقص استدالات کرتے ہیں بھلا موضوع روایات سے بھی عقیدے کا اثبات ہو سکتا ہے؟؟!

اب ذرا دیکھیے کہ صحیح و اصلی سلف صالحین کے کیا عقائد ہیں اور اس جعلی سلفی کے کیا عقائد ہیں.....؟

(۱) الامام الاعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عرش پر مستوی ہوا لیکن وہ عرش کا محتاج نہیں اور نہ اس نے عرش پر قرار پکڑا ہے وہ عرش کا بھی محافظ ہے اور عرش کے علاوہ ہر چیز کا محافظ ہے بغیر محتاجی کے، اگر وہ محتاج ہوتا تو کائنات کے ایجاد و تدبیر پر قادر نہ ہوتا جیسا کہ مخلوق محتاج ہوتی ہے، اور اگر وہ جلوس (کسی جگہ بیٹھنے) کا اقرار (کسی جگہ ٹھرنے) کا محتاج ہوتا تو پھر عرش کی پیدائش سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کہاں تھا؟ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس بات سے بلند و بالاتر ہے [کتاب الوصیۃ، ضمن مجموعہ رسائل ابی حنیفہ بتحقیق الکوثری صفحہ ۲، وملا علی قاری فی شرح الفقہ الاکبر صفحہ ۷۵]

(۲) امام تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں جس نے استواء کا معنی قعود (جلوس) کیا اور پھر کہے کہ میری مراد جسم کی صفت نہیں تو اس کا یہ کہنا باطل ہے، کیونکہ لغت اس کا ساتھ نہیں دیتا، اور یہ ایسا ہے کہ جسم کا اقرار بھی کرتا ہے اور انکار بھی کرتا ہے تو اس کا اقرار لیا جائے گا یعنی اقرار معتبر ہوگا اور اس کا جسم سے انکار کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا [السيف الصقيل صفحہ ۸۷]

(۳) ابن جوزی الحسنبیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کو جلوس کے ساتھ موصوف کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ جسم کی صفت ہے اور وہ اس سے پاک ہے [الباز الاشہب صفحہ ۱۲۶]

(۴) امام ذہبیؒ فرماتے ہیں اگر کہا جائے کہ اللہ انصاف کے لئے بیٹھ گئے یا انصاف کے لئے کڑھے ہوئے تو یہ کفر ہے [کتاب الکبائر صفحہ ۱۵۳ ”مکتبہ شاملہ ورژن“]

(۵) ابن حجر الشافعیؒ فرماتے ہیں کہ مجسمہ کہتے ہیں استواء کا معنی استقرار ہے..... ہر چہ مجسمہ کا یہ قول فاسد ہے کیونکہ استقرار اجسام کا خاصہ ہے اور اس سے حلول اور تنہا ہی ہونا لازم آتا ہے اور یہ اللہ کے حق میں محال ہے ہاں مخلوق کے مناسب ہے [فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۶]

ناظرین کرام! ہم نے جعلی سلفیوں کے عقائد بھی طشت از بام کیا اور اصلی و حقیقی اسلاف کے بھی حوالہ جات پیش کر دیا باقی فیصلہ آپ لوگ خود کریں کہ ان کے عقائد کہاں تک ٹھیک ہے اور انکی ”سلفیت“ کا نعرہ کہاں تک درست ہے؟؟؟!

جاری ہے.....



مولانا دوست محمد قندھاری نقشبندی

(ادارے کا مضمون نگار سے کلی اتفاق ضروری نہیں)

### حکیم طارق چغتائی کا فتنہ

قارئین کرام! ہر دور میں اہل بدعت و گمراہ لوگوں نے عوام کو اپنا گرویدہ بنانے کیلئے مختلف قسم کے ڈھونگ رچائیں ہیں جن میں سب سے کامیاب جھوٹی مشیخت کا لبادہ اوڑھ کر جھوٹی کرامات، کشف و خوابوں کی الف لیلوی کہانیاں مریدوں کو سنا سنا کر اپنی تقدیس کا سکہ ان کے دلوں میں جتانے ہے اس فن میں سب سے باکمال آخردور میں دجال ہوگا۔ بریلوی مذہب کے بعد اس شعبہ بازی کو باقاعدہ ایک فن کا درجہ دے کر اس پر مذہب کا لبادہ بھی اوڑھا دیا گیا ہے۔ آج ہم اس مضمون میں آپ کے سامنے اسی کراماتی گروہ کے ایک حکیم طارق محمود چغتائی لاہوری صاحب کے چند نظریات پیش کرنے جا رہے ہیں۔ موصوف اگرچہ خود کو اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ان کا طرز عمل اور عوام کو بے وقوف بنانے کا طریقہ بالکل بدعتیانہ بریلویانہ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں مزاروں، پیروں کے ذریعہ عوام کی عقیدت کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو موصوف جن وجہات کی دیو مالائی کہانیوں سے اپنی جھوٹی عقیدت سادہ لوح عوام کے دلوں میں بٹھا رہے ہیں مقصود دونوں کا ایک ہی ہے یعنی مخلوق خدا کو اللہ کے در سے پھیر کر اپنے در کا محتاج بنا کر ان کی عقیدت کیش کرنا۔

موصوف آج کل اپنے نام کے ساتھ پی ایچ ڈی امریکا بھی لکھتے ہیں ابتدائی کتب میں ان کا یہ لاحقہ نہیں تھا بعد میں خدا جانے موصوف امریکا کیسے گئے کس یونیورسٹی سے کس مقالے پر پیچ ایچ ڈی کیا؟ یہ اب تک علامہ مجذوبی کے نام کی طرح سر بستہ راز ہے موصوف کی درجنوں کتب (اکثر سرقہ شدہ) شائع ہو چکی ہیں مگر حیرت انگیز بات ہے کہ ان کا یہ پی ایچ ڈی مقالہ تاحال شائع نہ ہو سکا۔

موصوف پہلے پنساری تھے بعد میں حکیم حاذق تک ترقی کر لی اور اب خیر سے ”شیخ الوطائف“ کے لقب سے ملقب ہیں۔ عبقری کے نام سے ہر ماہ ایک کثیر الاشاعت رسالہ شائع کرتے ہیں جو موصوف کی گمراہ کن تحریروں کا مجموعہ ہے۔ پورے رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ الوطائف کا فلاں

وظیفہ پڑھنے سے یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا حتیٰ کے دنیا سے نکل کر عالم بالا کے کام بھی ان کے وظائف سے ہو جائیں گے جیسا کہ کچھ تفصیل آگے آرہی ہے مگر حیرت کی بات ہے کہ وظائف کی ہر قسم کی مشکل کشائی کے باوجود ہر رسالے میں موصوف کی کم از کم درجنوں ادویات کا اشتہار بمع قیمت درج ہوتی ہیں بلکہ عبقری مئی 2008 کے شمارے میں تو ان ادویات کی تاثیر اور فضائل و مناقب کو باقاعدہ مضمون کی شکل میں شائع کیا گیا اب ہماری سمجھ سے یہ بالا ہے کہ جب شیخ الوظائف کے کرامتی وظائف ہر قسم کی حاجت روائی کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں تو آخر ان ادویات کی کیا ضرورت؟ اس موقع پر مجھے حکیم صاحب ہی کا ایک جملہ یاد آرہا ہے کہ ”انسان کی طبیعت موثر ہے وہ بات کا اثر لیتی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ کاروباری لوگ صرف ایک اشتہار لگاتے ہیں اور انسانی طبیعت اس کا اتنا اثر لیتی ہے کہ اس کی لاکھوں کی تعداد میں برانڈ فروخت ہو جاتی ہے“ (یہ جملہ میں نے ان سے کشمیر میں پہلی ملاقات کے دوران سنا تھا) حکیم صاحب نے انسان کی اسی نفسیات کو سمجھتے ہوئے صرف اپنی پھکیاں فروخت کرنے کیلئے جنات اور وظائف کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ حکیم صاحب کے رسالے کا سب سے گمراہ کن مضمون ”جنات کا پیدائشی دوست ہے“ اس مضمون کی مختلف قسطیں دو جلدوں میں کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

جن حضرات نے یہ مضامین پڑھے ہیں ان پر یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ اس مضمون کا افسانوی انداز، مجہول کردار، ڈرامائی کہانیاں، اور حد سے متجاوز لپیلا پوتی اس کے جھوٹ ہونے کی بین دلیل ہے۔ اس مضمون کی ابتداء یوں ہوتی ہے کہ علامہ لاہوتی نامی ایک مجہول شخص پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہوتے ہی وہ جنات کا دوست اور بعد میں شیخ الجنات بن جاتا ہے اب اس کا صبح و شام کا ایک ہی کام ہے کبھی ”کوہ کاف“ میں کسی جن کے جنازے میں شرکت تو کبھی کسی جن کے نکاح میں شرکت تو کبھی کسی جن کے ختم قرآن میں شرکت گدھ نما پرندہ لاہوتی صاحب کی سواری ہوتی ہے اور بس اس کے بعد عوام کو گمراہ کرنے کیلئے جناتی افسانہ شروع ہو جاتا ہے۔ موصوف بچپن ہی سے اپنی بزرگی کے قائل ہیں جناتی

کمرے میں ان کی پیدائش ہوئی مختلف جن ان کو کھانا میوہ کھلاتے جس کی وجہ سے موصوف دودھ نہیں پیتے (بال بچے دار لوگ جانتے ہیں کہ دودھ پیتا بچہ کھانا وغیرہ نہیں کھا سکتا مگر موصوف تو بچپن ہی سے جناتی ہیں) کبھی بچپن میں بھی بستر پر پیشاب پاخانہ نہیں کیا بچپن ہی سے جنات ان کو غسل دیتے آنکھوں میں سرمہ لگا دیتے جو بچہ انہیں مارتا یا تنگ کرتا تو اس بچے کو کوئی غیبی چیز تنگ کرتی (اور موجودہ دور میں موصوف کو اگر کوئی تنگ کرے یعنی ان کے خلاف کوئی مضمون یا پمفلٹ شائع کرے تو اسے کالے کپڑے اور پیلی پتلون والے اور بعض اوقات سادہ کپڑوں والے باوردی جنات تنگ کرتے ہیں تجربہ شرط ہے عقل مندوں کیلئے اشارہ کافی ہے) موصوف کو کوئی محبت میں بھی جھڑکتا تو اس کا نقصان ضرور ہوتا موصوف آٹھویں جماعت ہی سے جنات کے ساتھ اڑنے لگ گئے تھے اس کے بعد موصوف کی رام کہانیاں شروع ہو جاتی ہیں جن کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہے (ملخصاً جنات کا پیدائشی دوست، جلد اول، ص 330 تا 331)

حالانکہ قاضی بدرالدین شیلی حنفی لکھتے ہیں:

”یہ بات ثابت ہے کہ عیانا جنات کو دیکھنا انبیاء کی خصوصیت ہے۔ ابوالقاسم بن عسا کرنے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ میں جنات کو عیانا دیکھتا ہوں اس کی شہادت مردود ہے کیونکہ اس طرح دیکھنا خلاف عادت ہے اور جو یوں کہے کہ جنات سے میری اخوت ہے وہ بھی مردود الشہادۃ ہے۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یوں کہے کہ میں جنات کو دیکھتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے چونکہ قرآن کریم میں ہے

انه يراكم هو و قبيله من حيث لا ترونهم یعنی جنات تم کو دیکھ لیتے ہیں اور تم ان کو نہیں دیکھتے ربیع بن سلیمانؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص چاہے دین دار ہو یہ کہے کہ میں جنات کو دیکھ لیتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے اس طرح کی بات علاوہ انبیاء کے کسی کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔“

(آکام المرجان، ص 36، 37 مترجم مفتی محمد صاحب میرٹھی فاضل دیوبند، ادارہ اسلامیات لاہور)  
یہ کتاب حکیم صاحب کے ہاں مستند ہے اور جنات کا پیدائشی دوست میں جگہ جگہ موصوف نے اس کے حوالے دئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ائمہ دین کے نزدیک جنات کو عیاناً دیکھنے یا ان سے اخوت و دوستی کا دعویٰ کرنے والا مردود الشہادۃ فاسق ہے اور درپردہ گویا نبوت کا مدعی ہے اب اس حوالے کی روشنی میں حکیم صاحب خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ کیا ہیں؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ کیونکہ حکیم صاحب نے خود ہی اپنے رسالے میں اپنے قارئین سے یہ التماس کی ہے کہ:

آپ کی نظروں سے بندہ کی کتب (تالیفات) اور رسالہ گزرا ہوگا ہر ممکن کوشش کی ہے کہ مخلوق خدا کے فائدے کیلئے تصنیف اور تالیف کی جائے کسی کتاب یا رسالہ میں کہیں غلطی ہوگئی ہو تو ضرور اصلاح اور اطلاع فرمائیں اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہوں نا چاہتے ہوئے بھی غلطی ممکن ہے آپ کی مخلصانہ رائے کتب اور رسالہ کے بارے میں نہایت قیمتی اور خلوص پر مبنی ہوگی اس سے یقیناً کتب و رسالہ کی اصلاح میں مدد ملے گی دعا گو دعا جو بندہ محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی۔

(ماہنامہ عبقری، ص 29 مئی 2008)

اس لئے ہم صرف خیر خواہی کے جذبے کے تحت حکیم صاحب کے رسالے سے چند گمراہ کن اقتسابات نقل کرتے ہیں امید کرتے ہیں کہ حکیم صاحب اپنی ان خطرناک غلطیوں کی اصلاح کرتے ہوئے توبہ و تائب ہو کر آئندہ اس قسم کے لالچینی قصہ و کہانیوں سے پرہیز کریں گے۔

جنت میں میری پذیرائی

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے جنتی ہونے کی نوید سنائی جبکہ دیگر صحابہ کے متعلق بھی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی نص موجود ہے اس کے علاوہ امت میں کسی امتی کیلئے قطعی طور پر یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ جنتی ہے (حسن ظن کا معاملہ الگ ہے) اور نہ ہی آج تک امت میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھے جنت میں فلاں فلاں مقام

ملے گا اس طرح کا دعویٰ تو اب تک بریلوی پیروں کی زبان سے بھی ہم نے نہیں سنا مگر اپنی جھوٹی مشینیت کا رعب بٹھانے کیلئے دیکھیں کس طرح حکیم صاحب قطعی جنتی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں:

”جنت میں میری پذیرائی“ یہ عنوان قائم کر کے موصوف لکھتے ہیں:

..... آج آپ اس محفل کے امیر محفل ہیں یعنی اس محفل کی صدارت آپ کے پاس ہے میں نے ساتھ والے سے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ جتنے لوگ بیٹھے ہیں یہ وہ ہیں جنہیں آج تک آپ نے پڑھ کر کلمہ بخشا ہے اور میں نے کہا یہ مزید دائیں بائیں کون کھڑے ہیں؟ فرمایا کہ نیک اولیاء صالحین کی روحیں جو آپ کا استقبال کر رہی ہیں (روحوں کا مستقر اعلیٰ علیین ہے یہ ہندوانہ تناخ واد اکون عقیدہ ہے کہ روحیں ادھر ادھر گھومتی پھرتی ہیں از ناقل) اور جتنے لوگوں کو آپ نے کلمہ پڑھ کر بخشا اور جتنا ان سب کو درجہ ملا ہے اتنا اکیلا آپ کو ملا ہے..... آخر میں ایک شخص مجھ کو ملے کہنے لگے میں آخری انسان ہوں میں نے اللہ سے اجازت لی تھی کہ میں آپ سے کچھ بات کر سکوں اور میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کو پڑھ کر بخشے کا عمل آپ کبھی نہ چھوڑنا آپ کو علم نہیں ہے کہ ان سب کی جنتی جنت ہے ان سب کی جنت سے زیادہ بڑی جنت صرف آپ کی ہے اور ان سب کے جتنے درجے ہیں ان سب سے بڑے درجے صرف آپ کے ہیں (یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج سے یہ مقام حاصل ہونے والا نہیں۔ از ناقل) اور آپ ان سب کے سردار ہیں بس صرف قیامت کا انتظار ہے ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا (یہ صفت نبی کریم ﷺ نے اپنی بیان کی ہے کہ قیامت کے دن میرے پاس ”لواء الحمد“ ہوگا۔ از ناقل) وہ جھنڈا لیکر آپ چل رہے ہوں گے یہ پیچھے ہوں گے آپ آگے ہوں گے فرشتے آپ کا استقبال کریں گے جنت کا دار و نذرانہ آپ کا انتظار اور استقبال کرے گا اور جنت میں وہ مقامات اور کمالات آپ پائیں گے جو کبھی سوچے اور سنے بھی نہیں ہوں گے

((عبقری، ص 26، 27 جون 2013))

حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا کہ میرے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوگا مندرجہ بالا

کذب بیانی میں ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا کہ جملے پر غور فرمائیں کہ حکیم صاحب عوام کے دلوں میں اپنا کیا مقام بٹھانا چاہ رہے ہیں۔

شرکیہ و کفریہ عقائد کی تبلیغ

اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کا عقیدہ ہے کہ علم غیب، ہر جگہ ہر آن ہر گھڑی حاضر و ناظر ہونا کما یلیق بشانہ اسی خداوند لم یزل کی شان ہے اسی طرح کائنات میں تصرفات ان کے رازوں و خزانوں کا علم بھی اسی ذات وحدہ لا شریک کو ہے اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی نبی نہ پیرولی فقیر کائنات میں متصرف ہے، نہ مافوق الاسباب حاجت روائی و مشکل کشائی پر قادر ہے نہ ہی کل کائنات میں حاضر و ناظر اور اس کے سر بستہ رازوں سے واقف ہے علمائے دیوبند کے یہ عقائد بدیہات میں سے ہیں جنہیں دوست دشمن سب تسلیم کرتے ہیں اہل بدعت کے ساتھ ہمارا حقیقی نزاع انہی عقائد پر ہے مگر حکیم صاحب کے مندرجہ ذیل عقائد ملاحظہ ہوں کہ کس طرح مشرکانہ و بریلویانہ عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں:

ساری کائنات پر نظر ساری کائنات میں حاضر و ناظر

حکیم صاحب کی ایک مریدنی فرماتی ہیں: ”جب میں مراقبہ کر رہی تھی تو کائنات میں کہیں کھوگئی اور ایک آنکھ ساری کائنات پر چھا گئی جو نہ جھپک رہی تھی اور نہ بند ہو رہی تھی اس نے ساری کائنات کو اپنی حصار میں لے لیا تھا“۔ (عقبقری، ص 16 جون 2013)

لوگوں کے مقدروں کے بارے میں جانئے

”پھر کچھ عرصہ بعد اس کے حالات آپ پر کھلیں گے تو لوگوں کے مقدروں کے بارے میں اللہ آپ پر سے پردے ہٹا دے گا اس شخص کا مستقبل کیسا ہے یا آنے والا وقت کیسا رہے گا پچھلی زندگی کیسی گزاری، اچھی گزاری یا بری گزاری، کسی وقت میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، فلاں وقت یہ کس موٹر پر سے گزرا تھا، اس کا فلاں وقت اچھا گزرا، برا گزرا اس کی زندگی کی کے دن رات اچھے گزرے برے گزرے یہ سب آپ کے سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔.....

پرندوں جانوروں کی بولیاں سمجھئے

زندگی ان کے حالات کے ساتھ آپ پر گزرنا شروع ہو جائے گی پھر اس کو آپ مستقل توجہ دھیان کے ساتھ پڑھیں تو آپ کے سامنے ایک اور حال آئے گا وہ یہ حال آئے گا کہ پرندوں کی بولیاں آپ کو سمجھ آنا شروع ہو جائیں گی..... پرندے کیا بولتے ہیں..... جانور کیا بولتے ہیں..... وہ کیا سوچتے ہیں

پرندے پیشن گوئیاں کرتے ہیں

..... پرندے آنے والے حالات بتاتے ہیں، پرندے حادثات کی پیشن گوئیاں کرتے ہیں، پرندے صبح و شام کی زندگی کو بدلتا بتاتے ہیں پھر پرندے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر احوال بتاتے ہیں، پھر آپ کے اندر وہ چیز کھلنا شروع ہو جائے گی پرندوں کی بولیاں، پرندوں کی آوازیں، پرندوں کے پیغامات، پرندوں کی زندگی کھلنا شروع ہو جائے گی

دفن خزانے اپنی آنکھوں سے دیکھیں

..... پھر آپ کے اوپر ایک کائنات کھلے گی، کائنات کے خزانے، زمین کے مخفی خزانے کھنڈرات کے اندر خزانے گھروں کے اندر دفن پوشیدہ سب کھلنا شروع ہو جائیں گے پھر آپ کو کائنات کے خزانے نظر آنا شروع ہو جائیں گے، زمین کے نیچے کیا ہے، زمین کے اوپر کیا ہے، پہاڑوں کے اندر کیا ہے، سمندر کے اندر کیا ہے، یہ نظر آنا شروع ہو جائے گا، آپ آنکھوں سے دیکھنا شروع ہو جائیں گے کہ اس کے اندر خزانہ کیا ہے سب کچھ نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

(ماہنامہ عبقری، ص 32 جون 2013، جنات کا پیدائشی دوست، ج 2 ص 161، 160)

حضرت بابا فریدؒ پر جھوٹا باندھتے ہوئے لکھتا ہے:

اگر تم آسمانوں کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں عالم ملکوت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں عالم جبروت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں کیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں غیمیا کے

راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں ادیمیمہ کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں، فضاؤں میں اڑنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں، فضاؤں کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔“ (ماہنامہ عبقری، ص 34 جون 2013)

”کائنات کی ساری چیزیں آنکھوں کے سامنے آنا شروع ہو گئیں۔“ (ماہنامہ عبقری، ص 31 جون 2013)

موصوف وفات شدہ روحوں سے مدد پانے کے بھی مدعی ہیں چنانچہ عنوان قائم کرتے ہیں  
روحوں سے براہ راست فیض پائیں

”پھر اس کے تحت جھوٹ لکھتے ہیں: ایک بہت بڑے عالم (جن کا نام اس لئے نہیں بتایا جا رہا کہ کہیں کوئی تحقیق کر کے اس جھوٹ کا بھانڈا نہ پھوڑ دے، از ناقل) فرمانے لگے کہ بعض اوقات احادیث کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس حدیث کی سند مضبوط ہے یا کمزور..... تو میں نے عرض کیا کہ آپ امام بخاری سے خود پوچھ لیں تو پھر میں نے انہیں یہ عمل بتایا..... ایک دفعہ فرمایا رات کو امام بخاری سے ملاقات ہوئی ہے مجھے انہوں نے ساری حدیثیں بیان کی ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ شیخ اگر آئندہ ملاقات کا شوق ہو تو پھر کیسے فرمایا یہی عمل کیا کرو اور پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو ہم رات کو آپ کو مل کر آپ کے سارے مسائل حل کر دیا کریں گے اب فرمایا جس محدث مفکر سے میں نے ملاقات کرنی ہو اور جس محدث مفکر سے مجھے ملنا ہو میں بس پڑھ کر سوتا ہوں بس اسی سے میری ملاقات ہو جاتی ہے.....“

(ماہنامہ عبقری، ص 34 جون 2013، جنات کا پیدائشی دوست، ج 2، ص 166)

کاش کہ یہ وظیفہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو بھی پتہ ہوتا اور وہ خود نبی کریم ﷺ سے ملاقات کر کے ان مسلکی اختلاف کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیتے۔ اسی طرح ایک گمراہ کن عنوان قائم کیا ”اپنے مردہ والدین سے روزانہ ملاقات“ ایک کاریگر مستری کا بتایا مگر



نام و پتہ ان کا بھی نہیں بتایا تا کہ جھوٹ پکڑا نہ جائے انہوں نے لوہے کا کام سیکھنا تھا مگر وہ فن باپ کے ساتھ ہی دفن ہو گیا اب جولا ہوتی عمل کیا:

”بہت عرصہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ خوش خوش آیا کہنے لگا والد صاحب سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے تجھے ہم نے کہا تھا نا کہ سیکھ لے چلو اب تم نے یہ لفظ سیکھ لئے ہیں یہ لفظ اس سے زیادہ طاقتور ہیں اور پھر انہوں نے مجھے خواب ہی میں اس پرزے (غالبا یہ پرزہ کوہ کاف میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کا مالھا و ما علیہا بھی نہیں بتایا جا رہا کہ کہیں اس پرزے کے ماہر کھڑے نہ ہو جائیں حضرت ہم سے سیکھ لیتے اتنی کہانیاں بنانے کی کیا ضرورت تھی؟، پیر صاحب نے یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ کراماتی لاہوری پرزہ ملتا کہاں سے ہے؟) کے بنانے کی ساری ترکیب بتائی اور کہا کہ میں نے اٹھ کروہ بنایا اور اس طرح بنا اور بہت خوبصورت بنا وہ بہت خوش تھا اور کہنے لگا کہ میں تو اب والد صاحب سے جو چیز ہو فوراً پوچھ لیتا ہوں (گویا والد نہ ہوئے ناسا کے سربراہ ہوئے) اور وہ حاصل ہو جاتی ہے۔“

(ماہنامہ عبقری، ص 34 جون 2013، جنات کا پیدائشی دوست، ج 2، ص 167)

یاد رکھئے کہ روحوں کا زمین میں گھومنا پھرنا ان سے روزانہ کی بنیاد پر ملاقات کرنا سراسر ہندوانہ عقیدہ ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ سے روزانہ کی بنیاد پر ملاقات کرتے۔ موصوف کے بارے میں ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ وہ درپردہ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے مدعی ہیں اب دیکھیں کس طرح معراج کا دعویٰ کر رہے ہیں:

آسمانوں کی سیر روحوں سے ملاقات

اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

”کبھی مجھے پہلے آسمان کبھی مجھے دوسرے آسمان کی سیر ہوتی ہے اور اللہ اپنے قدرتی مناظر دکھاتے ہیں

“۔ (ماہنامہ عبقری، ص 30 جون 2013)

## کشف القبور حاصل کریں

”پھر اس کو آپ اگر مزید مستقل پڑھنا شروع کر دیں لیکن..... جلدی نہ کیجئے یہ لفظ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد اپنے راز و نیاز دیتے ہیں تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کا درکھلے گا وہ یہ کہ آپ کو کشف القبور شروع ہو جائے گا قبر میں حالات کیسے ہوتے ہیں موت کے حالات کیسے ہیں، زندگی کے حالات کیسے ہیں، قبر کی زندگی کیسی ہے، قبر کا نظام کیسا ہے، قبر کے اندر کھانا پینا، قبر کے اندر کی زندگی، روشنی اندھیرا، قبر سرخ ہوتی ہے، قبر سفید ہوتی ہے، یہ چیزیں کھلنا شروع ہو جائیں گی اگر آپ نے اس کو مستقل بہت عرصہ پورے وجدان کے ساتھ بہت وقت لگا کر پڑھا ہوا ہے تو چند دفعہ پڑھنے سے آنکھیں بند کرتے ہی قبر کے حالات آپ کے سامنے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔“ (عبقری ص 31 جون 2012، جنات کا پیدائشی دوست، ج 2، ص 159)

احیاناً کبھی کبھار کشف قبور یا کسی بھی غیبی شے کے کشف کے ہم منکر نہیں مگر ہم ہر وقت ہر قبر کے متعلق کشف یہ دعویٰ بلا دلیل و معارض نصوص قطعہ ہے نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ مجھے اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم اپنے مردے دفنانا چھوڑ دے گے تو میں رب سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبروں کے حالات پر مطلع کرے۔

جنات ہر کام پر قادر ہیں

ملاحظہ فرمائیں کہ حکیم صاحب کس طرح جنات کو مشکل کشا حاجت روا ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں یہی واقعات اگر کوئی بریلوی کسی پیر بابا یا مزار کے بارے میں کہہ دے تو جھٹ سے شرک کا فتویٰ لگ جائے گا:

”جب عبقری میں جنات کا پیدائشی دوست موتی مسجد کا عمل پڑھ کروہاں گئی تو میں نے وہاں بہت سارے چھوٹے چھوٹے جنات دیکھے وہ ہر آنے جانے والے کو دیکھ رہے تھے ایک بابا جی تھے وہ مسجد کے مینار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی جس کا لباس بادشاہ کی طرح تھا اور اس کا قد کافی لمبا

تھا وہ مسجد کی چھت پر چکر لگا رہا تھا۔ ان جنات میں سے کسی کے سر پر سینگ تھے اور کسی کے نہیں تھے میں نے ان سے باتیں کرنی شروع کر دیں کہ ہمارے پاس کام نہیں ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا کام آجائے گا اس کے بعد واقعی کام آنا شروع ہو گئے..... ایک مرتبہ میری ہمسائی کافی پریشان تھی اسکا بھی روزگار کا مسئلہ تھا میں نے اس کو اپنے ساتھ موتی مسجد لے گئی اور جنات سے جا کر کہا اس کا یہ مسئلہ ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا اس کا کام ہو جائے گا اب اس کے گھر میں رزق کی کثرت ہے۔ (عبقری ص 24 جون 2013)

حکیم صاحب آب کوثر نوش فرماتے ہوئے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اہل ایمان نبی اکرم ﷺ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک ہاتھوں سے آب کوثر کا جام پئیں گے دنیا میں نہ آب کوثر کسی نے دیکھی نہ کسی کو میسر مگر حکیم صاحب مرزا قادیانی کی طرح محبت کی آڑ لیکر حضور کے خواص کو اپنے نام الاٹ کرتے ہوئے اسی دنیا میں آب کوثر پینے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ایک دفعہ عشاء کے بعد سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے قفتمے روشن ہوئے میں نے صحابی بابا سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا آج بچوں کا ختم قرآن ہے اور علامہ صاحب بچوں کا ختم قرآن کروا رہے ہیں..... آگے سفید آبشار دودھ سے زیادہ سفید تیزی سے بہتا ہوا اس کی پاکی بیان سے باہر ہے وہ بچی وہیں کھڑی ہاتھ میں سپارہ لئے ہوئے میں صحابی بابا سے ہو چھتی ہوں یہ آبشار دودھ جیسا کیوں ہے فرمایا اس میں روزانہ آب کوثر کا ایک چھوٹا بوند پڑتا ہے یہ 12 مارچ کی بات ہے۔“

(عبقری، ص 17 جون 2013)

ختم قرآن اور اس میں قفتمے اس پر بھی غور فرمائیں کہ یہ کس مسلک کی تائید ہو رہی ہے؟۔

حکیم صاحب کی مرید فی حضور ﷺ کو حکم دیتے ہوئے معاذ اللہ

”پچھلے مہینے میں سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے خانہ کعبہ گئی میں نے حضور ﷺ کو کہا کہ میں نے حجر اسود کو

چومنا ہے انہوں نے کہا کہ مردوں کی بھیڑ ہے میں نے کہا مجھے اندر لے چلیں خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا میں اپنے بچوں کے ساتھ گئی وہاں صحابی بابا اور علامہ صاحب بھی اندر گئے۔“ (عبقری، ص 17 جون 2012)

عقیدہ حاضر و ناظر اور یا غوث المدد کا مشرکانہ عقیدہ  
 ”عام دنوں میں خانہ کعبہ اور شب جمعہ کو اپنے آپ کو مسجد نبوی میں پاتی ہوں کبھی علامہ صاحب سے کبھی صحابی بابا سے التجا کرتی ہوں میرے بچوں کیلئے دعا کریں پچھلے دنوں جن دنوں ربیع الاول کا مہینہ تھا اس میں ہم اجتماعی دعا کریں گے میں نے کہا مجھے یاد رکھیں جب وہ مہینہ ختم ہوا تو میں نے صحابی بابا سے پوچھا آپ کہاں ہو پوچھنے لگے بیٹھوان جالیوں کے پاس دعا مانگو میں نے کہا یہ کونسی جگہ ہے فرمایا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔“ (عبقری، ص 17 جون 2012)

نعلین سے استمداد کا بریلو یا نہ عقیدہ  
 ”ایک ڈیڑھ ماہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی نعلین پاک کے طفیل میرے کاروبار کا وسیلہ بنا دیا۔..... مجھے خواب میں میرے کمرے میں نعلین مبارک نظر آتے ہیں میں جانتی ہوں یہ صرف میری نعلین پاک سے عقیدت اور محبت ہے کہ میں نے دیکھا کہ نعلین پاک سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔“

(عبقری، ص 19 جون 2013)

حکیم صاحب کی مریدنی کا غیر محرم جنات کے ساتھ سیر سپاٹے  
 ایک مریدنی صاحبہ جنات کے ساتھ اپنے سیر سپاٹوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:  
 ”جنات مجھے اپنے ساتھ لیکر گئے جہاں دور دور تک پھلوں کے بہت سارے باغ ہیں پھر ہم ایک محل میں پہنچے اس محل کا بہت بڑا دروازہ ہے وہاں پر بہت لوگ ہیں میں نے موتی مسجد کے جنات کو دیکھا اور دیکھتے ساتھ کہا کہ میں ان کو جانتی ہوں انہوں نے مسکرا کر کہا کہ ہم سے ملنے آتی نہیں ہو میں نے کہا

ضرور آؤں گی..... وہ جنات مجھے لے گئے اور اب میرے خواب میں آتا ہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ کھلاتے ہیں پلاتے گھماتے پھیراتے ہیں میں تھک جاتی ہوں اور اللہ کا ذکر کرتی ہوں۔“

(عمبری، ص 24 جون 2013)

لاہوتی صاحب کے پاس کن فیکون کا اختیار اور جس کا جنازہ پڑھیں بخشش ہو جائے

موصوف لکھتے ہیں کہ مجھے ایک بڑھیا جن اپنے ساتھ اپنے ایک عزیز کے جنازے میں لے گئی پھر کیا ہوا:

”میں ان کے ساتھ چل دیا ایک درمیانی عمر کی میت تھی اس کو غسل دیا کفن دیا اس کے بعد اس کا جنازہ پڑھا بہت غریب لوگ تھے، تنگ دست لوگ تھے کفن کے پیسے بھی کسی سے مانگ کر لئے میں نے اپنی جیب سے دس ہزار روپے نکال کر انہیں دئے کہ آپ تجھیز و تکفین کے اخراجات اس میں سے کریں، آئے ہوئے مہمانوں کو کچھ کھلائیں پیلائیں میں چلا آیا وہ بڑھیا میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں آپ کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں کہ آپ کا جنازہ پڑھانے سے میں نے میت میں مغفرت جیسی بات دیکھی..... ایک لفظ میں ساری کائنات..... میرے پاس ایک ایسا لفظ ہے کہ میں اگر وہ لفظ آپ کو بتا دوں تو اس لفظ کے اندر ساری کائنات ہے..... میں نے پوچھا کہ ضرور بتائیں تو کہنے لگی اس شرط پر کہ آپ کسی نااہل کو نہیں بتائیں گے میں نے عرض کیا کہ آپ کے مطابق کون اہل ہے کون نااہل ہے؟..... کہا کہ لوگ اس کو غلط استعمال کرتے ہیں اور پھر مخلوق خدا کو اس کا نقصان پہنچاتے ہیں میں نے کہا کہ آپ اس سے بہتر ہے کہ مجھے نہ بتائیں کیونکہ میرا مزاج نہیں ہے کہ میں سن پاؤں اور اس کے فوائد اپنے تک رکھوں بلکہ میری طبیعت میں ہے کہ جس کو بتاؤں بس اس کو اللہ کی مخلوق تک پہنچاؤں میں نے یہ بات کہہ کر ان کی بات چھوڑ دی

کن فیکون کی تاثیر والا لفظ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے حد تک رکھیں گے۔ جب ان کا اصرار بڑھا تو میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں آپ میرے لئے قابل احترام ہیں میں نے

آپ کے بڑھاپے کی لاج رکھی ہے کہنے لگی کہ نہیں میں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ یہ لے بھی لیں اور اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ کسی کو نہ بتائیں اللہ کا نام سنتے ہی میری گردن جھک گئی اور میں خاموش ہو گیا (ظاہر ہے کہ خاموش نہ ہوتا تو لوگوں کو بتانا پڑتا اور جب عمل کام نہ کرتا تو حضرت کی رسوائی ہوتی اس لئے پہلے تو اپنی ہمدردی ظاہر کی کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں لوگوں کو نہ بتاؤں تاکہ مریدین کو یقین ہو جائے کہ میں تمہارا کتنا خیر خواہ ہو مگر بتاؤں تو بھی مصیبت اس لئے کہ قسم کے آگے سر جھک گیا غور فرمائیں کتنا شاطرانہ ذہن ہے۔ از ناقل) انہوں نے مجھے وہ کائنات کا راز بتایا اور واقعی وہ کائنات کا راز تھا اور ہے اس کے اندر کن فیکون کی تاثیر ہے اور اس کے اندر انوکھا ایک راز ہے انسان پڑھتے ہی کائنات کے عجیب و غریب دنیا میں کھوجاتا ہے زمین و آسمان کے خزانے اس کیلئے ایسے ہوتے ہیں جیسے پلیٹ میں پڑے ہیں اور بھی اس کے عجیب کمالات ہیں اس وقت وہ موقع نہیں میں کیا کروں کہ اس نیک بڑھیا نے مجھے اللہ کے نام کی بہت بڑی قسم دی۔“ (ماہنامہ عبقری، ص 40 جون 2013)

کن فیکون کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے غور فرمائیں یہی سارے عقائد بریلوی انبیاء و اولیاء کیلئے رکھتے ہیں آخر کل کو حکیم صاحب ان کا کس منہ سے رد کریں گے؟ پھر مثل مشہور ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد ایک طرف تو اس بڑھیا کے پاس ایسا عمل ہے کہ کائنات کے سارے راز سارے اختیارات اس میں ہے مگر دوسری طرف خود بڑھیا کا یہ حال ہے کہ غربت کی وجہ سے مہمانوں کو کھانا تو کیا مردے کو کفن تک نہیں پہنا سکتی بھائی جان جب کن فیکون کا اختیار ہے تو اس کو استعمال میں لاؤ دوسروں کو کن فیکون کا اختیار دینے والوں کا اپنا یہ حال ہے کہ وہ کھانے کیلئے دس ہزار روپے کی بھیک مانگ رہے ہیں واہ رے حکیم صاحب جھوٹ بولنے کیلئے بھی سلیقہ چاہئے۔

پتھروں کی تاثیر کا عقیدہ

حکیم صاحب ایک جن کے حوالے سے کربلا کی جھوٹی داستان بناتے ہیں اسی الف لیلوی کہانی میں کربلا کے پتھروں کے متعلق کہتے ہیں:

”میں نے خواہش کا اظہار کیا کہ اس میں سے ایک کنکری مجھے مل سکے تو کہنے لگی میں نے آج تک کسی کو نہیں دی لیکن ضرور میں آپ کو دوں گی اور اس میں سے ایک بڑی کنکری اٹھا کر وہ مجھے دے دی۔ وہ اب تک میرے پاس موجود ہے اور اس کنکر کے جو کمالات و برکات مجھ پر کھلے ہیں وہ میں آپ کو کیسے بیان کروں۔“

(ماہنامہ عبقری، ص 42 جون 2013)

رب نواز، دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

## صحیح بخاری میں فقہ حنفی کے مسائل

(طہارت کے مسائل)

پاک و ہند کے رہنے والے کچھ لوگ اپنی تحریروں اور تقریروں میں کہا کرتے ہیں کہ فقہ حنفی کوفہ کا دین ہے اور اصلی دین تو مدینہ کا ہے۔ کوئی فقہ چھوڑ کر مدنی دین پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ اور پھر مدنی دین پر عمل پیرا ہونے کے لیے جن کتابوں کو پیش کرتے ہیں ان میں پہلے نمبر پر بخاری شریف ہے۔

ہمارے علماء نے انہیں جواب دیا ہے کہ فقہ حنفی کو جس کسی نے کوئی فقہ کہا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس فقہ کو قرآن و حدیث سے مستنبط کرنے والے اور پھر اس کی تدوین کا کام سر انجام دینے والے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کوفہ کے رہائشی تھے، یہ مطلب نہیں کہ دین اسلام تو مدنی دین ہے اور فقہ حنفی اس کے مخالف کوئی دوسرا کوئی دین ہے۔

طلباء و علماء خاص کر صحیح بخاری پڑھنے، پڑھانے والوں کو معلوم ہے کہ علمائے کرام اور شارحین بخاری نے کہا ہے:

”فَقَّهُ الْبُخَارِي فِي تَرَاجُمِهِ، فَقَّهْ بَخَارِي أَنْ كَرَّجَمَ فِيهِ“

یعنی بخاری میں جہاں جہاں جو ترجمۃ الباب قائم کیا ہے وہ امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہ ہے۔

مذکورہ بالا جملہ نقل کرنے سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ جس طرح فقہ حنفی کی نسبت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امتی کوئی کی طرف ہے، اسی طرح فقہ بخاری کی نسبت امام محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ امتی بخاری کی طرف ہے۔



اگر معترضین کے نزدیک فقہ حنفی کوفہ کے رہائشی امام کی طرف نسبت کی وجہ سے وہ مدنی دین کے علاوہ کوئی دین ہے تو کیا وہ فقہ بخاری کو بخارہ کے رہائشی امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے مدنی دین رو دین اسلام کے متصادم ”بخاری دین“ کا نام دیں گے؟

پھر یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ یہ لوگ جس بخاری پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اس میں بہت سے مقامات پر فقہ حنفی کے مسائل سے اتفاق کیا گیا ہے۔ بخاری میں فقہ حنفی کے ان گنت مسائل موجود ہیں مگر ہم صرف ان مسائل کو ذکر کریں گے جو فقہ حنفی کے موافق ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ حنفی کو کوئی دین کہہ کر بخاری پر عمل کی دعوت دینے والوں کے خلاف ہیں۔

### منی ناپاک ہے

فقہ حنفی میں منی کو ناپاک لکھا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی یہ ناپاک ہے۔ چنانچہ انہوں نے باب ”إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ“ قائم کیا ہے۔ (صحیح بخاری ۳۶۱)

ترجمہ: جب منی وغیرہ کو دھو دیا جائے مگر اس کا اثر زائل نہ ہو۔

علامہ وحید لزمان صاحب اس باب کے تحت لکھتے ہیں:

”اس سے یہ نکلتا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک بھی منی نجس ہے۔“ (تیسیر الباری ۱۷۰)

### وضو میں موالات واجب نہیں

اعضاء کو لگا تار دھونا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے دوسرے کو فوراً دھونا شروع کر دینا موالات کہلاتا ہے۔ فقہ حنفی میں یہ موالات یعنی اعضائے وضو کو پے درپے دھونا واجب نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی تحقیق بھی یہی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب ”بَابُ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ“ غُسل اور وضو

میں تفریق کرنا، قائم کیا ہے۔ (صحیح بخاری ۴۰/۱)  
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس باب کے تحت لکھتے ہیں:

”ای جو ازہ“ (فتح الباری ۳۸۹/۱)

یعنی غسل اور وضو میں اعضاء کو الگ الگ دھونا جائز ہے۔ مطلب موالات کرنا صرف جائز ہے، واجب نہیں۔

علامہ وحید الزمان صاحب بخاری کی شرح میں اس باب کے تحت لکھتے ہیں:

”یعنی موالات نہ کرنا۔ ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک موالات واجب نہیں۔ امام بخاری

کا بھی یہی مذہب ہے۔“ (تیسیر الباری ۱۹۲/۱)

تیمم ہر اُس چیز سے جائز ہے جو جنس زمین سے ہو

فقہ حنفی کا مسئلہ ہے کہ تیمم کے لیے خاص مٹی کا ہونا ضروری نہیں بلکہ جنس زمین کی ہر چیز: مٹی، ریت، پتھر اور گچ وغیرہ سب سے تیمم کرنا درست ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم فرمایا ہے۔

”بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا

وَطَهُورًا“ (صحیح بخاری ۶۲/۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ساری زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔

علامہ وحید الزمان صاحب اس باب کے تحت لکھتے ہیں:

”یعنی زمین کی ہر چیز پر نماز اور اس سے تیمم کرنا درست ہے مگر جہاں کوئی دلیل اس کی

ہو کہ وہ نجس ہے یا وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے، (تیسیر الباری ۳۱۶/۱ نعمانی کتب خانہ)

کوئی دلیل نہیں ہے‘ (لغات الحدیث جلد ۲ صفحہ ۲۵: ر)

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے، واجب نہیں

فقہ حنفی میں جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں، البتہ سنت اور باعثِ فضیلت ضرور

ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی سنت ہے۔

انہوں نے ”بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ“ جمعہ کے دن غسل کرنا باعثِ فضیلت ہے‘ قائم کیا۔ (صحیح بخاری ۱۲۰/۱)

علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

”امام بخاریؒ نے آگے کی حدیث سے اس کا سنت ہونا ثابت کیا ہے۔“ (تیسیر

الباری ۲/۲)

عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

فقہ حنفی میں عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسی کو

اختیار کیا ہے۔

انہوں نے بخاری میں ”هَلْ يَغْمُزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ“ باب قائم کیا ہے۔ (صحیح بخاری ۷۴/۱)

ترجمہ: کیا آدمی اپنی بیوی کو سجدہ کے وقت ہاتھ لگا سکتا ہے تاکہ سجدہ کر سکے۔

دوسرے مقام پر امام بخاری رحمہ اللہ نے باب ”مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ“ وہ عمل جو نماز میں کرنا جائز ہے۔“ قائم کیا ہے۔ [صحیح بخاری ۱۶۱/۱]

امام بخاری رحمہ اللہ نے ان ابواب کے تحت حدیث ذکر کی ہے۔  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب میں اپنے پاؤں لمبے کیے ہوتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے، جب سجدہ کرنے لگتے تو مجھے ہاتھ لگاتے میں پاؤں سمیٹ لیتی۔ (صحیح بخاری ۱۶۱/۱، تیسیر الباری ۲/۲۱۰، تشریح بخاری ۲/۲۹۶)

علامہ وحید الزمان صاحب بخاری کی مذکورہ حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”اس حدیث سے شافعیہ [اور ان جیسے دوسرے لوگوں (ناقل)] کا رد ہوتا ہے جو

عورت کو ہاتھ لگانا ناقص وضو جانتے ہیں“ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

دوسری جگہ اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

”اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور شافعیہ

کا مذہب باطل ہوتا ہے انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی

ابوصہیب محمد سراج حقانی

## مودودی..... گمراہی کے اسباب

دین اسلام اطاعت کا نام ہے اور اطاعت میں اپنی عقل چلانا سرکشی اور تمرد ہے۔ یہ درست ہے کہ دانا اور مدبر حاکم کا کوئی حکم بھی حکمت اور مصلحت سے خالی نہ ہوگا۔ مگر محکوم کا پہلا قدم یہ ہے کہ اپنی عقل پر نہیں حاکم کے حکم پر اعتماد کرے۔ مسلمان کہتا ہی ہے اسکو جو اپنے خالق کے احکامات کو اپنی عقل کے ترازو پر تولنے کی بجائے اسکے سامنے سر تسلیم خم کرے۔

اسکی مثال یوں سمجھے کہ ایک سپاہی اپنے افسر کے اشارہ کا پابند ہوتا ہے اسکے حکم پر اپنی جان قربان کرتا ہے اب اگر یہ سپاہی پہلے افسر کے حکم کو اپنی عقل کے ترازو پر تولے پھر اطاعت کیلئے قدم بڑھائے تو یہ سپاہی نہیں باغی ہے۔

دیکھئے اکبر بادشاہ نے ال تیمور کی سیادت کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اپنے خواہشات کی تکمیل کے خاطر دین اسلام جیسے مقدس قانون کو تبدیل کر کے صلح کل کے نام سے ایک نیا قانون متعارف کروایا۔

یہ سب کچھ اسلئے کہ اکبر کے دل و دماغ میں دین اسلام وہ تھا جو انکے عقل میں آئے مگر درحقیقت یہ خدا پرستی نہیں خود پرستی ہے اکبر کے زمانہ سے موجودہ دور تک کی ترقیات پر نظر ڈالو تو وہ عقل دور اندیش جس پر اکبر اور اس کی پارٹی کو ناز تھا آج جہالت سمجھی جا رہی ہے۔

پر یہ سب کچھ موجود تھے مودودی صاحب میں بھی۔ اگر اکبر نے اپنی عقل و دانش سے دین اسلام کو بدل ڈالا، تو مودودی صاحب نے اپنی عقل و دانش سے اسلامی تعلیمات کی عجیب و غریب تاویلات کر کے دین اسلام کو مسخ کر ڈالا۔ اگر اکبر کے نزدیک دین اسلام وہ تھا جو انکے عقل میں آئے، تو مودودی صاحب کے نزدیک اسلامی تعلیمات کی صحیح تشریحات وہ تھے جو انکے

عقل میں آئے، اگر اکبر نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو عقل کے کسوٹی پر پرکھا تھا، تو مودودی صاحب نے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات میں نقل کو عقل کے تابع بنایا تھا، جس طرح اکبر اور اس کی پارٹی کو عقل پر ناز تھا، تو مودودی اور اس کے جماعت کو بھی عقل پر ناز ہے۔

پراکبر تو گمراہ کہلائے گئے لیکن کیا وجہ ہے کہ مودودی کو گمراہ نہ کہا جائے۔ اگر اکبر کی ایجاد مذہب گمراہی ہے تو مودودی کی تغیر مذہب گمراہی کیوں نہیں۔

پھر اکبر نے تو اپنے اختراعات کو اسلام کا نام نہیں دیا مگر مودودی صاحب ان غلط افکار و عقائد کو اسلام کا نام دیکر کتنے لوگوں کے گمراہی کا سبب بنے۔

اسلئے رب کائنات کا اعلان ہے:

وما اوتینتم من العلم الا قليلاً، تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

انسان کے سامنے جب یہ اعلان حق پڑھا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ چپیں بجیں ہوا کرتا ہے۔ کلام اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ انسان فطرتاً ظالم و جاہل ہے۔ خالق فطرت نے قرآن حکیم اس لئے نازل کیا ہے کہ ظلم کے بدلے عدل اور جہل کے عوض علم فطرت انسانی کی مرحمت ہو۔

عقل بلاشبہ خدا کی دولتوں میں بہت بڑی دولت ہے۔ علم و عقل ہی نے انسان کے درجے کو خدا کے مخلوقات میں سب سے اعلیٰ کر دیا۔ مگر سب سے پہلے اس عقل کو اپنی حقیقت، فطری لاچاری اور بے بسی، اور اس ربط و تعلق میں جو خالق اور مخلوق کے درمیان ہونا چاہیئے صرف کرنی چاہیئے نہ کہ انبیاء کرام کی تعلیمات اور انکی معصوم ہستیوں سے لوگوں کو بدظن کرنے میں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے عقل انسانی کو وحی الہی کے تابع بنایا، جس نے عقل کو وحی کے تابع رکھا اس کی عقل نے نافع کا کردار اپنایا اور جس نے عقل کو وحی کے مقابلے میں استعمال کیا تو وہ گمراہ ہو گیا۔

دنیا میں کتنے لوگ ایسے گزرے ہیں جو عقل و فکر کے دیوتا کہلائے گئے۔

ارسطو، افلاطون، جالینوس اور بطلینوس جیسے عقل و فکر کے دیوتا۔ ہر ایک نے انسان کی

فلاح کا راستہ دریافت کرنا چاہا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ خود کامیاب کہلائے گئے؟

العظمۃ للہ کامیابی تو درکنار انکی نمائش عقل و دانش نے تو انبیاء کرام کی پاک تعلیمات کو بھی مکدر کر

دیا۔

پران لوگوں نے تو انبیاء کرام کی تعلیمات کو مکدر کر دیا۔ اور مودودی صاحب ان سے

چند قدم آگے بڑھے انبیاء کرام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کی ذات کو بھی داغ دار کر

دیا۔ انبیاء کرام کی عصمت کو پامال کر دیا۔

افسوس کہ مودودی صاحب دینی افکار و عقائد کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی بجائے

سلف صالحین کے نہج پر چلتا تو شاید کہ آج مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضرت شاہ ولی اللہ اور

مولانا قاسم نانوتوی کی خاندانوں کی طرح مودودی صاحب کی خاندان بھی علم و عرفان کا سر

چشمہ ہوتا لیکن رب کائنات کا اعلان و ما اوتیتہم من العلم الا قلیل اکا تاریخی مظاہرہ کس

طرح ہوتا؟۔

وقار چیمہ

احادیثِ رسول کے معنی میں..... عمار خان ناصر کی من مانیوں

(۱)..... ابن مسعودؓ، احادیثِ نزولِ مسیح..... اور عمار خان ناصر صاحب کی تحقیق

دلیل کا ”بہانہ“ بنا کر متفق علیہ مسائل میں امت سے الگ ڈگر قائم کر کے فخر کرنے والے  
عمار صاحب غامدی صاحب کے دفاع میں عقیدہ نزولِ مسیح علیہ السلام کو ”ظنی“ ثابت کرنے کی  
کوشش میں فرماتے ہیں:

”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر اور حاضر باش صحابی سرے سے  
اس سے وقف نہیں تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں انہوں نے دجال کے واقعے کی  
تفصیلات بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ:

ويزعم أهل الكتاب أن المسيح ينزل فيقتله.

[مستدرک حاکم، رقم ۹۱۵۸، المعجم الكبير للطبرانی، رقم ۱۶۷۹، مصنف ابن ابی شیبہ  
رقم: ۷۳۶۷۳]

اہل کتاب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔  
گویا انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس بات کا کوئی علم نہیں  
تھا۔“ [براہین: ۱۷۰]

موصوف کے استدلال کا مدار روایت کا لفظ ”زعم“ ہے۔

لیجئے ایک روایت لی گئی، اس کا من مانا ترجمہ کیا گیا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی  
اس موضوع سے متعلق روایات کی تلاش کی کوشش کیے بغیر، کمال اعتماد سے فیصلہ صادر فرما دیا گیا  
کہ صحابی مذکور نے اس سے متعلق کوئی روایت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی۔

موصوف کے اس دعویٰ کے برخلاف، سنن ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہ میں روایت ہے:

عن عبد الله بن مسعودؓ، قال: لما كان ليلة أسرى برسول الله صل الله عليه  
وسلم، لقى إبراهيم، وموسى، وعيسى فتذاكروا الساعة...، فذكر خروج الدجال،  
قال: فأُنزل، فأُقتله.

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابراہیم، موسیٰ،



اور عیسیٰ سے ہوئی، ان سب نے قیامت کا ذکر کیا..... عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے خروج کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہوں گا اور اسے قتل کروں گا۔ [سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۸۰۴]

اس روایت کی سند کو حاکم، ذہبی، بصری، احمد شاکر، زبیر علی زئی اور حسین سلیم اسد نے صحیح حسن کہا ہے۔ البانی اور شعیب ارناؤٹ نے جو ضعیف کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے راوی حدیث مؤثر بن عفاذہ کی توثیق کرنے والے امام العجلی کو بھی امام ابن حبان کی طرح متساہل گردانا ہے صحیح نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے شیخ حاتم العونی کی تحریر ”بحث حول توثیق العجلی“

<http://www.feqhweb.com/vb/t5529.html>

اسی طرح تاریخ دمشق میں حافظ ابن عساکر نے روایت نقل کی ہے:

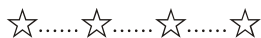
قال عبد الله ابن مسعود: إن المسيح بن مريم خارج قبل يوم القيام وليستغن به الناس عن من سواه. عبد الله بن مسعود نے فرمایا: بے شک مسیح ابن مریم قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے اور ان کی وجہ سے لوگ دوسروں سے مستغنی ہو جائیں گے۔ [تاریخ دمشق: ۱۰۵/۷۴]

پھر لفظ ”زعم“ ہمیشہ شک کے اظہار کے لئے استعمال نہیں ہوتا، امام نووی لکھتے ہیں:

أن زعم ليس مخصوصا بالكذب والقول المشكوك فيه بل يكون أيضا في القول المحقق والصدق الذي لا شك فيه وقد جاء من هذا كثير في الأحاديث وعن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: زعم جبريل كذا، وقد أكثر سيويه وهو إمام العربية في كتابه الذي هو إمام كتب العربية من قوله زعم الخليل زعم أبو الخطاب يريد بذلك القول المحقق.

”لفظ ”زعم“ جھوٹ یا مشکوک قول کے لئے ہی خاص نہیں، بلکہ یہ محقق اور سچے قول کے جس میں ذرہ شک نہ ہو کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، ایسا متعدد احادیث میں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے کہ جبریل نے یوں زعم کیا (یعنی کہا۔) اور سیبویہ جو کہ لغت عرب کے امام ہیں نے بھی اپنی کتاب میں بارہا محقق اقوال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے ”زعم خلیل“ اور ”زعم أبو الخطاب“ [شرح مسلم: ۱۷۰/۱]

یقیناً شخصیت پرستی دلیل و برہان سے بے بہرہ کر دیتی ہے۔



(۲)..... صحابہ کا حدیث پر ایمان و یقان اور عمار خان ناصر صاحب کی عربی دانی:

نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق غامدی صاحب کے خانہ زاد نظریہ کا دفاع کرتے ہوئے عمار خان ناصر صاحب نے عربی دانی کے کمال جو ہر دکھائے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ و طبرانی وغیرہ نے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

قال رجل عند المغيرة بن شعبه: صلى الله على محمد خاتم الأنبياء، لا نبى بعده، قال المغيرة: (حسبك إذا قلت: خاتم الأنبياء، فإننا كنا نحدث: أن عيسى خارج، فإن هو خرج، فقد كان قبله وبعده.

عمار صاحب نے اس کا ترجمہ کچھ یوں کیا ہے:

”ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ کی مجلس میں نبی علی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”خاتم الانبیاء، لا نبی بعدہ“ کے الفاظ کہے تو مغیرہ نے کہا کہ: تمہیں یہی کافی تھا کہ ”خاتم الانبیاء“ کہہ دیتے، کیونکہ ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی آنے والے ہیں۔ سو اگر وہ آگئے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی ہوں گے اور آپ کے بعد بھی۔ [براہین: ۷۱۰]

اس کے بعد موصوف فرماتے ہیں:

”ظاہر ہے کہ ایک قطعی الثبوت عقیدہ کے ذکر کے لیے یہ اسلوب کسی طرح موزوں نہیں۔“

لیجئے عربی دانی کے جو ہر دکھا کر ثابت فرمایا گیا ہے کہ صحابہ کے نزدیک نزول مسیح کا عقیدہ قطعی الثبوت نہیں تھا۔ اور حدیث رسول جان لینے کے بعد بھی صحابہ اس کے بارے میں تردد کا شکار رہتے تھے۔ یہاں موصوف نے روایت کے الفاظ ”فإن هو خرج“ کو شرط کے معنی دیے ہیں کہ ”اگر عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے“، حقیقت یہ ہے کہ لفظ ”إن“ ہمیشہ شرط کے معنی میں نہیں آتا بلکہ ”إذا“ کی طرح وقت کا بیان کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن حکیم اور کلام عرب کے اسلوب سے استدلال کرتے ہوئے امام بھصا ص لکھتے ہیں:

”إِنْ“: ”قد تكون بمعنى: ”إِذَا“ أيضاً... فَإِنَّ الناس لا يفرقون في العادة بين ”إِذَا“ و ”إِنْ“. ”إِذَا“: لها حظ من الوقت، ومن الشرط، وليست هي شرطاً محضاً، ولا وقتاً محضاً، وإنما تكون تارة في معنى الشرط، وتارة في معنى الوقت، على حسب قيام الدلالة عليه.

”إِنْ“ ”إِذَا“ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے... اور عادتاً بھی لوگ ”إِذَا“ اور ”إِنْ“ میں فرق نہیں کرتے..... ”إِذَا“ میں وقت کا عنصر بھی ہے اور شرط کا بھی، یہ نہ تو محض شرط کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور نہ محض وقت کے معنوں میں بلکہ دلیل کے مطابق کبھی یہ شرط کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی وقت کے معنوں۔ [شرح مختصر الطحاوی]

اور یہاں واضح ہے کہ استعمال وقت کے معنوں میں ہی ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ صحابہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر اس کے بارے میں کسی بھی درجہ میں شک کا اظہار کریں۔

اس روایت کا صحیح ترجمہ وہی ہے جو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے کیا ہے: ”تمہارے لیے صرف ”خاتم الانبیاء“ کہہ دینا کافی ہے، ”لا نبی بعدی“ کہنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں، پس جب وہ نکلیں گے تو وہ آپ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی۔ [ختم نبوت کامل: ۸۴۲، ۹۴۲]

فرط عقیدت کا شکار ہو کر اپنے استاد کے لیے عذر تراشتے ہوئے عمار صاحب شاید بھول گئے کہ صحابہ کو موصوف کی طرح غامدی صاحب سے کسب فیض کا موقعہ نہیں ملا تھا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بھی اس پر ایمان نہ رکھتے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ

کاروبار میں نفع بخش ترقی

آپ کا سکول ، اکیڈمی اور مدرسہ ایک معروف ادارہ بنے

آپ کی تیار کردہ مصنوعات گھر گھر پہنچے

خریدار آپ ہی کی دوکان کا رخ کریں

تو

ماہنامہ ترجمان احناف جو ملک بھر میں اپنے قارئین

کی ایک کثیر تعداد رکھتا ہے

آپ کے ارادوں کی تکمیل میں آپ کا ہر کامیاب ہوگا دیدہ زیب

اور خوبصورت اشتہارات آپ کی مرضی کے مطابق سستے

نرخوں پر لگاتے جائیں

نرخ نامہ اشتہارات (ترجمان احناف)

اندرونی عام صفحہ 1500

بیک ٹائٹل 4000

اندرونی عام صفحہ 750

اندرونی فرنٹ ٹائٹل 3000

اندرونی چوتھائی صفحہ 500

اندرونی بیک ٹائٹل 2500

## ترجمان احناف رسالہ مختلف علاقوں سے ملنے کیلئے رابطہ نمبرز

0332-9290481	قاری محمد خالد آفریدی برقمبر خیل باڑہ خیبر ایجنسی
0333-3265131	مولانا طیب (شمشتو)
0313-9085149	مولانا امین اللہ (تیمیر گرہ)
0343-8337375	قاری اسلام (شبقد ر)
0310-9022266	مکتبہ عثمانیہ (بٹ خیلہ)
0312-9880001	مکتبہ ختم نبوت (قصہ خوانی پشاور)
0322-9004684	قاری عرفان اللہ رحیمی (تہکال)
0315-8039139	مولانا ہدایت الرحمن
0333-9365486	مولانا فیض الحسین (نیستہ چارسدہ)
0346-9065297	مولانا عادل (مہمند ایجنسی)
0335-5478127	قاری فیاض (کوہاٹ)

قارئین کرام۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے کہ آپ عافیت کیساتھ اعمال خیر

میں مصروف ہونگے۔ آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت تمام اہل

باطل مختلف طریقوں سے امت مسلمہ کی عقائد و نظریات کو خراب اور برباد

کرنے میں مصروف اور سرگرم ہے۔ الحمد للہ! نو جوان احناف [کثر اللہ

سوادہم] بھی ان کے خلاف پر عملی محاذ پر ان کے سرکوبی اور دین اسلام کے

نظریاتی سرحدات میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

یاد رہے امت مسلمہ کی عقائد، نظریات اور اعمال کی حفاظت ہم سب کا

مشترکہ فریضہ ہے اس وقت بعض شعبوں میں مافی وائل اور ضروریات کی کمی و

فقدان کی وجہ سے کام بند ہے۔ اس لئے آپ حضرات کی خدمت عرض ہے کہ

ہمارا نو جوان احناف کیساتھ خود بھی نقد تعاون کریں اور اپنے احباب اور

متعلقین سے بھی تعاون کی درخواست کر کے عقائد و نظریات کی اس

مبارک اور علمی تحریک میں شریک ہو جائیں۔

جزاکم اللہ خیرا کثیرا فی الدارین